

تفسیر

پر تمامہ رسول پوتوس بنام

قلبان

مؤلفہ

پادری ٹی۔ واکر صاحب ایم۔ اے

کرپن نالج سوسائٹی

اتارکی لاہور

۱۹۳۲ء

قیمت ۸

بار دوم ۵۰۰

دستار

۱۔ فلی

فلی ایک قصبے کا نام ہے جس کے اب صرف کھنڈری کھنڈر باقی رہ گئے ہیں۔ مگر جب وہ اپنے عروج کی حالت میں تھا۔ تب اس نے دنیاوی اور دینی باتوں دونوں میں خاصہ اچھا نام حاصل کیا تھا۔ اُس کے قرب و جوار میں سونے چاندی کی بڑی مشہور کانیں تھیں ان میں زمانہ قدیم کے اندر وہ محنت کش لوگ جو خفیتی کے نام سے مشہور ہیں کام کیا کرتے تھے۔ فلیقوس شاہ مقدونیہ کے زمانہ تک ان کانوں کے اندر سے لاکھوں روپیہ کا سونا چاندی نکلتا تھا۔ اس شہر کے اندر سے ہو کر ایک بڑی سڑک گزرتی تھی جس سے اس شہر کے دو حصے جو جاتے تھے۔ ایک حصہ بالا۔ دوسرا زمین۔ اس سڑک کا نام سڑک انکیشن تھا۔ وہ شہر جس سے لے کر جو صوبہ تھمیس میں تھا۔ تھریڈیا ملک کے ساحل تک پانسیل ہی سڑک تھی۔ مسافر لوگ یہاں سے سمندر اتر کر ملک اطالیہ میں پہنچ جایا کرتے تھے اس بڑے شاہ راہ کے کنارے میں مشہور رومی صنعت سیشرون نے یہ لکھا ہے کہ وہ ہم رومیوں کی ایک جنگی سڑک ہے جو ہمارے شہر روما کو آبائے ڈارڈسے ملزسی جوہر لوپ اور ایشیا کے ابدین واقع ہے۔ پیوستہ کرتی ہے اسی جگہ یعنی فلی کے قریب وہ بڑا خوبصورت میدان بھی ہے جو اپنی زرخیزی کے لئے بڑا مشہور ہے یہاں ہی حضرت مسیح سے بیالیس سال پیشتر وہ آخری لڑائی ہوئی تھی

جس میں روما کی سلطنت جمہوری کے جرنیلوں بروٹس اور کاسیوس نے قیصر گسٹس اور
 آنتونی کی فوجوں کا عبث و مقابلہ کر کے شکست کھاٹی تھی۔ مگر ان ساری باتوں سے بڑھ کر
 اس قصبے کے متعلق یہ امر ہے کہ یہ وہی مقام ہے جس میں غیر قوموں کا بڑا نامی رسول پطرس
 خدا کی ہدایت سے آیا تھا کہ براعظم یورپ کے اندر اول اول اس مقام پر انجیل کا جھنڈا
 نصب کرے۔ یہ قصبہ جو بحر یونان کے سر ہانے کی طرف واقع تھا اور اس میں جو
 پولوس مقدس نے مغربی ممالک یعنی یورپ کے اندر انجیل کی بشارت پھیلانے کے لئے
 رسالت کا اول مرکز بنایا۔ اس سے ایک ملک انگلستان اور ملک ہندوستان کی بلکہ ساری دنیا
 کے لوگوں کو جو جو فائدے اور برکتیں پہنچی ہیں ان کا بیان کون کر سکتا ہے۔

(۱) اس قصبے کا موقع یا مقام جغرافیہ کے اعتبار سے :-

فلپی ایک قصبہ تھا جو بڑے شاہراہ اگنیشن پر ایسی جگہ پر واقع تھا کہ جہاں کوہ بلقان
 کا سلسل پہاڑ ایشیا اور یورپ کے براعظموں کے مابین نیچا چڑھ کر ایک آباد بن گیا ہے اور
 ان کے درمیان ایک ایسا قدرتی دروازہ ہے کہ جس میں سے ہو کر ایک براعظم میں سے دوسرے
 کے اندر جانے کے لئے ایک آسان راہ موجود ہے۔ اس وجہ سے اس مقام کو دونوں
 براعظموں کے دروازے کے قفل کی گنجی کہنا بالکل درست ہے اور جنگی امور کے اعتبار سے
 اس مقام کی عظمت کو مقدونیہ کے بادشاہ فیلقوس اور روما کے قیصر گسٹس دونوں نے تسلیم
 کیا اور اس سے فائدہ بھی اٹھایا جبکہ اس مقام کی کیفیت تھی تو کیا یہ ایک بڑی معقول بات
 نہیں ہے کہ خدا کی روح نے سبھی متادوں کے سرکار پولوس کو ہدایت کی کہ وہ وہاں جائے
 اگر انجیل کی بشارت نے کوہ بلقان سے گزر کر آگے کو جانا تھا تو فلپی ہی وہ مقام تھا جس
 میں سے ہو کر وہاں پہنچنا نہایت آسان تھا۔ پشپ لاٹھ فٹ نے اس خیال کو الفاظ مندرجہ
 ذیل میں بہت خوب ادا کیا ہے کہ ہم یہاں پہنچ کر ایک ایسے مقام پر کھڑے ہوتے ہیں جہاں
 گویا یورپ اور ایشیائی زندگی کے دریا کا اتصال ہوتا ہے۔ اور فلپی میں انجیل کا داخل ہونا اس
 امر کا پیش خیمہ تھا کہ اب دین عیسوی نے مشرق سے مغرب میں گزر کیا۔ یہ کہنا درست ہے
 کہ جس طرح اُس زمانے کے مشنری ایشیائے گزر کر فلپی اور اسکے شاہراہ اگنیشن کے رستے

سے یورپ میں داخل ہوتے تھے اسی طرح آج بیسویں صدی کے مشنری یورپ سے روانہ ہو کر نہر سوئٹزرلینڈ کی راہ سے ایشیا میں آتے ہیں۔

(۲) اس شہر کا نام فلپی اس لئے تھا کہ سکندر اعظم کے باپ فیلقوس نے اُس کی بنا ڈالی تھی اور اُس کا مقصد اس شہر کے بنانے سے یہ تھا کہ اول تو وہ اس بات کا ایک یادگار ہو کہ اُس نے اس نئے صوبے کو جس میں یہ شہر بنایا تھا فتح کر کے اپنی قلمرو میں شامل کیا ہے اور دوسرا مطلب یہ تھا کہ وہ سرحد پر ایک ایسا قلعہ تعمیر کرے کہ جس میں فوج رہا کرے تاکہ صوبہ تھریس کے پہاڑی لوگوں کی شورش سے اسکے ملک کی حفاظت رہے جس مقام پر یہ شہر بسایا گیا تھا اسکے قریب قدیم زمانے میں ایک اور شہر بستا تھا جس کا نام گریناڈیز تھا اور اس نام کے معنی یہ تھے چشموں کا مقام۔ کیونکہ اس کے آس پاس بہت سے دریا تھے ان میں سب سے بڑا اوریا گینجائی تیز تھا جو شہر کی مغرب طرف ایک دو میل کے فاصلے پر بہتا تھا۔ اور دریا نے سٹرائٹ میں جا کر مل جاتا ہے۔

(۳) یہ شہر رومیوں کی ایک بڑی بستی تھی۔ قیصر آگستس نے اس شہر کے قریب اپنے مخالف برٹوس پر لڑائی میں ایک بار بڑی بے لاگ فتح حاصل کی تھی۔ اس لئے اس نے یہاں رومیوں کی ایک بستی بنائی تاکہ اُس فتح کی ایک یادگار رہے۔ اس سے فلپی کی قدر و منزلت اور بھی زیادہ ہو گئی تھی یہ سلطنت روما کا ایک سرحدی قلعہ تھا اور دار السلطنت روما کا ایک چھوٹا سا نمونہ تھا۔ جب کبھی رومی لوگ کوئی ایسی بستی بنایا کرتے تھے تو دستور یہ تھا کہ جو رومی وہاں جا کر آباد ہوا کرتے تھے وہ فوج کے قاعدے کے موافق صرف باندھ کر جھنڈے لہراتے ہوئے وہاں جایا کرتے تھے۔ اور جس مقام پر وہ قبضہ کرتے تھے اس پر تل چلا کر اپنا نشان کر دیا کرتے تھے۔ مگر چہ وہ روما سے علیحدہ ہو کر باہر کی بستیوں میں سکونت اختیار کیا کرتے تھے تاہم ان کے نام ہمیشہ رومی جسٹروں میں درج رہتے تھے اور ان کی بول چال کی زبان اور سکہ رائج الوقت اور قوانین مجریہ سب بالکل لاطینی یعنی رومی ہوا کرتے تھے۔ جو مجسٹریٹ وہاں ہوتے تھے وہ بھی شہر روما کے مجسٹریٹوں کے اختیارات کے موافق بڑے بڑے خطاب اپنے ناموں کے ساتھ لگا کرتے تھے۔ غرض یہ کہ ہر ایک ایسی چھوٹی بستی کو یا روما شہر کا ایک

پس اس وقت پادشاہ اور ان کا تختہ جو گویا ایک زمین سے ان کا حکومت کے کسی دور و زمانہ سے
ان کا کیا اور۔

ان باتوں کے علاوہ اپنی حکومت رو کی طرف سے ایک ایک حق حاصل تھا کہ
اس کو زمین کا حصہ مل کر اس کا حصہ تھا جو سارے صوبوں کی زمین پر رہنے والوں کو دیا جاتا تھا
اس کے علاوہ اس کے کام میں ایسا ہی تھا جو ایک ایک ملک کے علاوہ تھا۔ اس لئے یہاں
کے باشندے ان زمین باتوں کے لئے پوری طرح سے حق رکھتے تھے کہ ان کے لئے جو زمین
باشعہ میں کے رشتہ داروں کے لئے تھے جیسے کہ ان کے لئے تھے اور وہ تھے۔

۱۱۔ سرائے خانہ باندہ سے پری ہوتا۔

۱۲۔ سوائے بعض حالتوں کے گرفتاری کے قابل نہ ہوتا۔

۱۳۔ برادر است قبضہ کی حالت کو قبول کرنے کا حق رکھتا۔

پس یہ بھی باشندوں نے رواج شہر کو جو قانون چھان کے نام سے مشہور تھا اور
سلطنت رو کا بڑا شاہد اور صدر مقام تھا انھوں سے بھی نہیں چھائی تھا لیکن تاہم جب
وہ اس کی طرف آتے ہیں پھر کر اپنے دلوں میں یہ تصور ہوتا ہے کہ ایک ملک کے ایک ملک کے بار
رکس کا خیال باندہ تھے تھے تو ان کے اندر اس بات کے تصور سے ایک فخر جو شہر
تھا اور اس کے علاوہ بھی اسی بڑی سلطنت پروردی کے رکن ہیں اور اس کے حق و حقوق
کے حقدار اور اس کی شان و شوکت میں شریک ہیں۔

یچلوں رسول نے جو اپنے اسی نام کے خاندان میں تھے پوری پوری۔ ان میں اس شہر قلعہ کی
پس کے نام سے کوئی مشید بنی تھا ہے۔ اس لئے یہ سب ہم اس خط کی تفسیر کا مطالعہ
کریں تو ان باتوں کو بھی جو یہاں مختصر طور پر بیان کی گئی ہیں یاد رکھیں اس سے ہم کو بہت
فائدہ ہوگا اور وہ باتیں یہ ہیں کہ پھر کی ایک بڑی مختصر نشان سلطنت پروردی کا باشندہ
یا رکن ہے اور وہ سلطنت کو کسی ہے؟ سلطنت آسمانی ہے جس میں پھر شہر رو اسے
کسی کو دے شہر کا باشندہ نہیں۔ اور اس کا سپاہی ہو کر وہ کسی اور ملک و مملکت کے در بیان
اپنے نیا بول کے لئے اپنے دل اور زبان کے کام کو بہت صاف رہتا ہے اس لئے اس کا حال

یہی ہے جو قلعہ کے باشندوں کا تھا کہ وہ بھی سلطنت رو کی نہایت دور دورہ اور نہایت دور
و شہر اور غیر قوم لوگوں کے در بیان رہ کر اس سلطنت کی عزت اور تہ کو قائم رکھتا اور ان کے
کھتے تھے۔ چنانچہ وہ کسی بھی یہ جان کر کہ ان کے چاروں طرف سے شہر ہوتا ہے اور
مسلمان رہتے ہیں۔ اس خط کی تعلیم سے یہاں کے لوگوں کو یہ پتہ چلتا ہے کہ اس زمانہ کا باشندہ
کتنے ہیں اس سے ہم کو نہ صرف بعض فائدے اور امتیاز حاصل ہیں بلکہ بعض فرائض بھی
دینے کے لئے ہم پر لازم آسکتے ہیں۔

۲۔ پولوس رسول اور قلعہ شہر کی

کلیسیا

جیسا کہ رسولوں کے اعمال کے سولہویں باب میں لکھا ہے پولوس رسول قلعہ شہر
میں داخل ہوئے۔ اس وقت کیا تھا جیکر وہ اپنی رعایت کے دور میں
سفر کے وقت دور دورہ کرتے تھے اس وقت ان کے ساتھ ایک توپیل اس تھا۔ دو سال پہلے اس
تھا اور اس طرح کہ ان کے سولہویں باب میں اور بارہویں آیتوں کو یہ سولہویں باب
کی چوتھی آیت سے متعلق کہ اسلام ہوتا ہے پھر اس کے ساتھ اس وقت اس کا
پیدا اظہار ہوا تھا۔ تمام تر اس سے کشنی پر رواں ہے کہ وہ چھوڑا اور دیا دونوں کے عواقب
حال ہونے کے باعث بہت بلکہ سفر کر کے نیا پولوس مقام میں پہنچے۔ یہ جگہ غالباً آج بھی
جو ایک ملک ترکی میں کو لوگ کے نام سے مشہور ہے۔ رسول یہاں سے آخر کو گورشاہ
ان کے قلعہ پر روانہ ہوئے اور یہ شہر ایک پہاڑ کے سلسلہ کے اوپر سے چوٹی پر قلعہ
قلعہ کی طرف کو جاتی ہے۔ سب پہاڑی دوسری طرف آرائی شروع ہوئی اور سب سے زیادہ
نظارہ جو جنوب کی طرف تھا دیکھنے سے روکیا تو ان کو وہ خوبورت اور سرسبز میدان اس وقت

ساتھ پہلا دھاتی ویاج میں وہ شہر آباد تھا جس کے بارے میں اعمال کے رسولوں
باب کی بارہویں آیت میں یہ لکھا گیا ہے کہ وہ مندرجہ ذیل کا صدر مقام تھا اور رسولوں کا مقصد
اس راہ سے جو اسے کا تھا ایسا معلوم ہوا ہے کہ اس شہر میں بہت تھوڑے سے
بارہویں رہتے تھے۔ شاید اس کا یہ سبب ہو کہ قلمی روپیوں کو قلمی اور یہاں ان کی قریبی رہ گئی
تھی یہی وجہ تھی کہ انکی کیا اور کونچہ میں اور منگواؤں کی طرح یہودیوں کا کوئی عبادت خانہ نہ ملا جس
میں وہ خدا کا کلام مستند لیکن بدلت کے روز و رات تھوڑے تھوڑے سے ایک چھوٹی سی جماعت
فی جو اپنے غریب و نیاز مقام عبادت میں دریائے منگیا کی پانچ عبادت اور ان کے لئے فتح
پڑا کر فی فی اعمال کی کتاب میں یہ بیان ہے کہ اس سے ان واقعات کا صاف صاف
احوال معلوم ہوا ہے جو قلمی رسول کے اس مقام پر قول و اردو ہوئے ہیں قلمی میں آئے
یہاں اس وقت تین شخص مسیح پر ایمان لائے اور تینوں قوموں کے لائق تھے اقل شخص
تو ایک ہوتے تھے جس کا نام قلمی تھا وہ مسودہ لکھتی تھی دوسری ایک خانگوار لکھتی تھی جو لکھتی
تھی اور تیسرا ایک رومی دار و خرد و عبادت تھا یہ تیسرا ایک نام تھی اس وقت لاکھ
مدا جب تھے اس بارے میں یہ واسطے تھے کہ اس مقام کے ان اول لکھنے والوں میں سے
در بیان خاندان اور شہر الت اور بنی حکیم کے اعتبار سے بڑا فرق ہے اور جس ترتیب سے
ساتھ وہ مسیح پر ایمان میں شریک ہوئے وہ بھی تھے قلمی کے لائق تھے کہ وہ لکھتے تھے
تو ایک دوسری صورت تھی جو یہودیوں میں نہ پائی اور دوسرا شخص یہاں تھا اور تیسرا رومی
تھا جس بارے میں بات کے لئے ہے کہ یہاں مذہب ساری دنیا میں اسی ترتیب کے
ساتھ پہلا تھا۔

اس مقام کے رسولوں کو ایک جلا دیا پڑا۔ کہ یہ وہ لوگوں سے انکے لئے بڑی
سخت اور تیز رہا کی مگر انہما نے اس وقت سے ایک مہر لکھو پر
رہائی پائی۔ معلوم ہوا ہے کہ جب رسول یہاں سے روانہ ہو کر تھوڑے قلمی کی راہ پر چلا بارہ
تھوڑے وقت تک یہی قلمی کے لوگ انجیل کی مخالفت کرنے سے باز آئے تھے اور
جو لوگ اس شہر میں مسیح پر ایمان لائے تھے ان کو بھی مصیبت اور تکلیف بہت سی تھی

پڑی اس کے لئے کہ تھوڑوں کے دوسرے خط کے آٹھویں باب کی دوسری آیت کو
اور پچیسویں کے پہلے باب کی آٹھویں آیتوں اور پچیسویں آیتوں کو دیکھو۔
معلوم ہوا ہے کہ جب یہ رسول یہاں سے چلا گیا تو پہلے دوست اور ساتھی
تو قلمی اس شہر میں چھوڑ گیا تھا۔ بات رسولوں کے اعمال کے سترھویں باب کی پہلی
اور چھٹی آیت سے ترشح ہوتی ہے۔ کیونکہ تو قلمی یہاں پہنچا ہے جہاں میں یہ تھوڑے
کو کارا رہا ہے لیکن ہے کہ تو قلمی کے علاوہ یہاں پر خطاؤں میں تھا اور وہاں یہ تھوڑے
تھوڑے خداوند کا لکھنا نہ تھا اس وقت کے بعد تھوڑے میں رسول نے خطاؤں اور
اور آٹھویں کو مقدمہ میں یہ بیان کیا ہے بات اعمال کے آٹھویں باب کی پانچویں آیت
سے پانی جاتی ہے جب یہ وہ شخص تھا کہ اس کے نام کے لئے مقدمہ تھوڑے ہوئے
تو ضرور ہے کہ انہوں نے قلمی میں بھی رنج تعلیم تھا۔ قلمی پہلے پہلے جو لوگ اس بات کا
بالکل نہیں کرنا چاہتے کہ جب ان کے بارے میں آٹھویں آیت کے یہودیوں کے مزاج میں تھوڑے
کے لئے یہاں خداوند سے ملنے کے لئے وہ یہ تھوڑے کی ان سے درخواست کی تھی تو قلمی کے
مسیحوں نے اپنی بڑی محبت سے اس کے جواب میں چند تھوڑے میں رہنے دیا۔
اور مقدمہ میں اور ساتھیوں سے بھی ایسا ہی کیا ہوگا۔ اس بات سے کہ تھوڑے میں کہ تھوڑوں
کے دوسرے خط کے آٹھویں باب کی پہلی آیت سے پانچویں آیت تک لکھا گیا ہے۔
اعمال کے پچیسویں باب کی پہلی آیت سے اور تھوڑوں کے دوسرے خط
کے دوسرے باب کی بارہویں اور تیسری آیتوں اور ساتھیوں باب کی پانچویں اور چھٹی
آیتوں سے پایا جاتا ہے کہ مسیح کے بعد تھوڑے کے شروع حال سے کہ مسیح نے قلمی
رسول خود اپنے سال کی غیر عامی کے ہی انیسویں سے روانہ ہو کر اپنی ان کلیساؤں کو پھر
دیکھنے کے لئے گیا تھا جو وہاں پہنچے تھے۔ یہی خبر و قلمیوں سے تھی اس موقع پر اس
کی محبت آیتوں میں خداتوں سے خاندانہ لکھا گیا ہے۔ تھوڑے کے یہودیوں کے یہودیوں میں
کہ تھوڑے سے روانہ ہو کر رہتے ہیں اپنے قلمی شہر کے قلمیوں کے پاس جہاں پہنچا ہے
کے لئے تھوڑے تھا تو اس وقت وہ ایک بار پھر تھوڑے سے رہنے کے لئے ان کے رہا

کا شروع نواں ساچو کہ اس سے آنکھ کی روشنی کی بڑی امید ہوئی تھی۔ مگر تھوڑے ہی عرصے بعد اس کی روشنی ٹھٹھنے لگی اور غریب چوٹی میں۔ بسب سے کہ اس کی روشنی پر اور چیرا گیا ہے۔ شہری چند دستاویز عادتوں کے لئے یہ جوش ایک جہت کا مقابل ہے کہ غیر وار میں مینوا حق اور رحمت اور شہری سرگرمی کی راہ سے ہنگام چاکیں مگر چوٹی اس کے لئے شکر گزار ہونا چاہئے کہ لہجہ کی نگاہ میں جو ایمان اور محبت شروع دانتے ہیں انہیں اس کا پھل اب تکسائی ہے اور وہ خط بھی جو ان کے دلوں کو جوش دلائے اور ان کا جوش کو لڑا دینے کے لئے نکھار گیا تھا وہ بھی چارے فائدے کے لئے موجود ہے ۴

۳۔ اس خط کے لکھنے کی تاریخ

اور موقع

دیکھ کہ یہ خط کون کونسا تھا اس کا جواب یہ ہے کہ اس باب میں کچھ شک کی جگہ نہیں کہ یہ خط روم شہر میں اس وقت تحریر ہوا تھا۔ جب کہ توکان کے اہل کے موافق ہو اس لئے رسولوں کے اعمال کے انھیں میں باب کی تیسویں آیت میں لکھا ہے پوس جو برس ایک دن قبل میں رہا اس سے اس کی تحریر کا زمانہ سال ۱۱۰ اور سن ۱۱۱ کے درمیان قرار دیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ بعض عالموں کی رائے یہ ہے کہ یہ خط اس وقت لکھا گیا تھا جبکہ رسولوں کے چوبیسویں باب کی تیسویں آیت سے ستائیسویں تک کے مطالب فیصلہ ہوئے تھے۔ ان عالموں میں سے ہر صاحب میں قدر شخص ہے۔ لیکن جو شخص کہ یہ قضاۃ فیصلہ کرے کہ یہ خط کون کونسا ہے ان لوگوں کی دلائل سے کہیں قائل نہ ہوں گے۔

اول یہ بات کہ تیسویں کے خط کے چوتھے باب کی تیسویں آیت میں جو فیصلہ کے گہرائی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کی مراد خواہ مخواہ روم شہر سے ہے اگر کوئی اس

کا تعلق فیصلہ شہر کے ساتھ بانٹنا چاہئے تو صرف ناحق کی زبردستی سے ہو سکتا ہے اور طرح ممکن نہیں۔

دو قصہ کہ پوس نے جو فیصلوں کے پہلے خط کی تیسویں آیت سے اشارہ کیا ایک انجیل کی ترقی کا حال ترقی تھی کے ساتھ لکھا ہے وہ اس صورت میں صحیح ثابت ہوتا ہے جب یہ پوس کا وہ روم شہر کی بات ذکر کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ ایک اول درجے کا عظیم الشان شہر تھا اور انجیل کے کام کے حق میں اور مقاموں کے مقابلے میں وہ ایک نیامتنا تھا۔ اور یہ بات مشکل سے یقین کی جاسکتی ہے کہ اس کا اشارہ فیصلہ کی طرف ہو جو کوئی شہر مشہور ہو نہ تھی اور اس میں دور لوگ پہلے ہی اچھی طرح سے نہیں کی خوشخبری سنا چکے تھے اس کا ذکر اعمال کے دوسویں باب کی پہلی آیت سے لیا گیا تھا۔

تیسرا وہ کہ تیسویں باب کی آٹھویں آیت سے سولہویں آیت تک میں جمع ہے۔ موصوم یہ بات کہ اس خط کے پہلے باب کی چھتیسویں آیت میں اور دوسرے باب کی چھتیسویں آیت میں رسول اس بات کی امید ظاہر کرتا ہے کہ وہ جلدی راہی پاسے اور ارادہ کرتا ہے کہ مقدور نہیں آئے۔ ان دونوں آیتوں کا تعلق کے خط کی تیسویں آیت سے تھا بلکہ اس کے غور کرنا اس کے خلاف جب پوس فیصلہ میں تھا تو اس کی امید تھی کہ روم کا جو جائے کہ اس نے فیصلہ کی جو کہ فیصلہ کی عدالت کی طرف اپیل کیا تھا اس امر کے لئے اعمال کے چوبیسویں باب کی گیارہویں اور بارہویں آیتوں کو دیکھو۔

چھٹا یہ بات کہ پہلے باب کی تیسویں آیت میں جو فیصلہ میں سپاہیوں کا ذکر کیا ہے کہ اس سے باہر انظر میں یا یہ معلوم ہو کہ جو کہ رسولوں کے اعمال کے تیسویں باب کی چھتیسویں آیت میں بھی ہے۔ پوس کے لئے یا سپاہیوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ خط فیصلہ میں لکھا گیا تھا مگر وہ حقیقت اس بات سے بھی اس خط کے روم شہر میں لکھے جانے کے اور زیادہ تر مضبوطی ہوئی ہے کیونکہ حقیقی حق اور حق فیصلہ کے روم کی سپاہیوں کی جماعت کا مقام شہر روم میں تھا اور اس ذکر میں جتنی باتیں ہیں ان کا مطلب اسی ہے جتنا ہے۔

پس ان وجوہات کو بیان کر کے ہم عالموں کی بڑی کثرت رائے کی بات
 بھی فرمادہ کرتے ہیں کہ اس خط کو پلوں رسول نے جو ماہیں اپنی اول قبہ کے زمانے
 میں سفر پر کیا تھا۔

(۲) اس خط کے لکھنے پر اس کی تاریخ - مالموں کے درمیان چڑا ہی بحث
سہانہ ہے کہ یہ شعاع کا کھمبہ لیا تھا۔ ایک تو اس بات میں بحث ہے کہ آیا
پولس نے یہ شعاع روا میں اپنی پہلی قید کے ابتدائی زمانے میں لکھا تھا یا کہ
اس کے پچھلے وقت میں دوسری یہ بات کہ افسیوں اور گھیبوں کے خطوں
کے لکھ جانے سے پہلے لکھا گیا تھا یا پچھے۔ ساری باتوں پر غور کر کے ہم
کو مالموں کے لئے شعاع کی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جو جو دلیلیں اس
خط کے زیر کے بعد لکھے جانے کی تائید اور غیر مخالفت میں ہیں۔ ان کو ہم ذرا
مستقل بیان کر دیں۔

اول لیل جو عالم وسیتہ میں وہ یہ ہے کہ جس حال اس خط کے پیوستہ
پاسا کی اجازت میں تیر حویلی اور دو دھوئیں آیتوں میں یہ واقع بیان کیا گیا ہے
کہ اس خط کے لکھے جانے سے پیشتر رومائیس انجین بلند جلد پہنچتے وقت کئی
ظہری اس وجہ سے غمزدہ تھے کہ اس خط کے لکھے جانے اور رومائیس کے جانے
کے لئے اس خبر پہنچنے کی تاخیر قرار دینی چاہیے جس قدر کہ ممکن ہے۔ اس کا
بعد خاموشی سے یہ واسطہ کہ جب پولوس رومائیس آئی تو اس نے دیکھا
کہ وہاں ایک بڑی کلیسیا جو وہاں کے اہل اسی کی حالت بدی رونق پر ہے۔
بلکہ وہاں عیسائیوں کی جماعت ایسی بڑی تھی کہ پولوس نے اس سے قریب
تین سال پہلے اس بات کی ضرورت معلوم کی تھی کہ اس وقت تمام خطوں میں سے
سب سے بڑا خط اُن کو لکھے۔ اس کے علاوہ وہ یہ کہتے ہیں کہ اس خط میں جو الفاظ
پولوس نے انجیل کی ترقی کے ارستہ میں اپنی خوشی کی بصری ہوتی امید کے
لئے ہیں اُن کے معنی عمدے زیادہ لگائے نہیں پائیں۔ مگر ہم ان لفظوں سے

مصلح و سلوک ہوتا ہے کہ روئے کے پیسائیوں نے تحصیل کا کام نئے صوبے سے اور
زور شور کے ساتھ شروع کیا تھا۔ اور اُس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جب انہوں
نے یہ نہ دیکھا ہوگا کہ اب بلوچس و سولہ ہمارے درمیان کیا ہے تو فائدہ اُس کے
تھوڑے ہیں عربہ اہل انہوں نے یہ کام شروع کیا ہوگا اس سے پہلے کہ اُس کے
آنے سے جو نیا پیش رفت کے دلوں میں پیدا ہوا تھا وہ دیر کے باعث غفلت و
مانے۔

دوسری دلیل جو عالم لنگ اس بارے میں دیتے ہیں کہ پوتوس نے غلامیوں کا
 حصارہ مابین قید ہونے کے زمانے کے اہل اول وقت میں نہیں بلکہ تیسرے کے وقت
 میں رکھا تھا۔ یہ ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ اس خطہ کے پڑھنے سے رسول کے دل کی کوہن
 اور جو معلوم ہو تا ہے کہ اس بات کا اشارہ ہے کہ اس کو قید گت معلوم ہو تا ہے اور جان
 کا خطرہ نظر آیا تھا۔ اس لئے یہ ان کو قید کیا گیا۔ یہیں ہے کہ اس نے یہ خطوں دو برسوں کے
 قید ہونے سے پہلے رکھا ہو جس کی بابت کو قاتلہ اہل کے اٹھارہ برس مابین کی
 سو گنہیں اور تیسریں اور اسی سو گنہیں ہیں یہ گناہ ہے کہ پوتوس کے وہ دو برس کو
 زمانے کے مقابلہ میں آزاد کی ہر برس تھے۔

اسی زمانے کا تاثر ہے جو اگلے صفحے میں میں سے اس ذیل کی اور یاد انگیز
ہوئی ہے۔ تیسری ریل کی گارڈ کے زبردستی اور نیکہت حاکم بدروس کی جگہ سٹیشنر
میں غلطی ہوئی اور ملکی فوج حاکم مقررہ چوتھے دن میں سے جو پچھلے شخص تھا وہ ایک
بڑا چڑا بد ذات شخص تھا۔ اور سنا کہ جو بیاجس نے یہودی مذہب اختیار کر لیا تھا اس
وقت قید کر کے بگم لگی۔ اس بد ذات عورت نے بھی یہودیوں کی طرف دہرائی میں پلوں سولی
کی مخالفت میں غلو جس قدر اس سے ہو سکا جو گاگما کتا جو لوگ میں ان باتوں سے رسول
کو اپنی آئندہ حالت کے بارے میں خبر فرسکر۔ اندیشہ رہتا تھا جو جس کے انکار اس
شخص کی بعض باتوں میں پایا سے جاتے ہیں۔
اس فقرہ کے متعلق ہم کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ تو قحطی تو جو تاریخ نویس ہے

یوں اس کے ان دونوں سالوں کا مل ہوا جس کا سبب تھا نہایت مختصر سا واسطہ تھا۔
 وہ لوگ نہیں سمجھتے کہ اس خط کے صورت حال کے موافق نہ ہو۔ اس کے برعکس
 یوں ہی جو اس خط کا کتبہ تھا اسے وہ اپنی ہر روز کی مذہبوں کی حالت کے مطابق اس کے
 دل کی تفسیر کیفیت ہوتی تھی اس کو اپنے خط میں خاص کر لکھا تھا کہ۔ علاوہ بریں یہ بات
 بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اس خط سے یوں اس کی تعلیمت کا اس معلوم ہوتا تو
 یہ تو کمال اس کے برعکس اس خط کی غریب حالت سے نہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
 گویا اس کا دل خوشی کے پیش میں ابھرا تھا۔ وہ بھی کہ جو سائیکوں کو بار بار یہ کہتا
 ہے کہ خداوند میں خوش رہو اس کے حسب ہم اس خط کی تفسیر کرتے تو معلوم ہوتا کہ
 خوشی کا لفظ اس میں ایسا مقدم ہے کہ اس کی خوشی ہر ایک باب کے متعینوں میں
 جو اس میں ہے اس کے قطع نظر یہ امت بھی قرین قیاس نہیں کہ لیس کے شائستگی
 و برتری جو اس کی تفسیر و تہلیل ہوے ہوں ان سے یوں اس میں ایک دور کے مقام کے
 گستاخی کی حالت میں بھی چنداں فرق نہ آتا ہوگا۔ وہ ایک ایسے مذہب کا رسول تھا جو
 اس کا اس قدر شعور اور بڑا سمجھا جاتا تھا کہ اس سے سلطنت کو کچھ خوف و خطر
 خیال کیا جاسکے۔

سوچ اس دلیل کو مزید بڑا زور دیا گیا ہے کہ چندہ اس سے پہلی دلیل کے
 باطن نامطابق ہے کہ اس خط میں رسول یوں اس کی تفسیر سے یہ طرح ہوتا ہے کہ اس
 کو ایک لمحہ کی اس کے تقدیر کا فیصلہ قرار چوسنے والا ہے۔ اور وہ اپنی جگہ طلعتی کے
 انتظار میں تھا۔ اس بات کی بنیاد اسباب کی ایسی ہیں اور جو یوں آتیں اور دو صورتیں
 باب کی جو صورتیں آتیں ہیں۔

مگر صرف اتنی بات کہ ہم اس امر کے ثبوت میں قطع اور باطن نہیں ملے سکتے
 کہ یوں اس دور میں قیام اس غرض میں اس نے ہر ایک کی جگہ کو میرے مقدس
 کی پیشی اسباب جو اس کی حالت میں مدعی قیدی کے دل میں خیر طرح کی کہ نہیں
 اور نامیدیاں لگائی چکی۔ اس کے قطع نظر جو خیالات رسول نے ان باتوں میں لکھے

لکھے ہیں وہ ویسے ہی محالوں سے جو اس نے قلیبیوں کے خط کی پالیسیوں کیست میں لکھے
 ہیں زیادہ نہیں ہیں اس لئے ایسے موقع پر ان پر اس قدر حد سے زیادہ زور دینے
 کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

چنانچہ یہ بات پھر دلیل میں لائی گئی ہے کہ جب رسول صدر مقام نبی روم میں
 تھے تو ان کے بعد اس کے بعد اس کے اور قلیبیوں کے عیسائیوں کے مابین ایک آندہ رفت
 اور اس رسال کے ذکر اس خط میں پائے جاتے ہیں اور لغز و جس کے کہنے کے
 متعلق جو واقعات ہیں ان سب سے یہ لازم آتا ہے کہ بیت سادقت مکرما ہوگا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس عرصے میں زیادہ سے زیادہ دو سفر چوتے ہو گئے
 دو روئے لکھی تاکہ وہ بھی سے روانہ تاکہ اس کے علاوہ کچھ عرصہ اس کے لئے سمجھ
 تو کہ رسول کے روم میں پہنچنے کی خبر قلیبیوں تک آئی۔ اور کچھ وقت اس میں بھی لگا ہوگا
 کہ قلیبیوں کا چندہ پتھر و جس کے کا قیاس یوں اس کو پہنچا اس کا ذکر دوسرے باب کی
 ایک سویر آیت میں اور جو جسے اس کی اٹھارہویں آیت میں آیا ہے۔ اور اس میں بھی
 کچھ وقت صرف ہوا کہ یہ مسافر و سرور اسباب کی ایسی صورت میں درج ہے کہ کوئی
 قاصد روانہ نہیں کیا کہ دوست و رفیق و جس کے بیمار ہونے کی خبر لے کر آیا۔
 اور اسی آیت کے مطابق قلیبیوں کے اس سوال کو جس کو بڑے حکیمانہ چوتے کی خبر کوئی
 قاصد لوٹ کر پاس کے پاس لے گیا۔

جب ہم روانہ ہوئے تو وہاں سفر کی مدت کا حساب اپنی احتیاجات کے ساتھ
 کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ سفر کرنے کے لئے عموماً ایک مہینہ کافی ہے
 پس اگر باقرض چارہ دفعہ سفر چوتے تو یوں اس کے روم میں پہنچ جانے کے بعد سے
 اس خط کے روانہ ہونے سے پیشتر صرف چار مہینے پاس کے قریب کا عرصہ گزرا
 ہوگا۔ لیکن یہ بھی یاد ہے کہ جن چار سفروں کا تو کتبہ قلیبیوں کے کہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ چار
 نہیں بلکہ صرف دو ہی تھے کیونکہ جو سکنا ہے کہ قلیبیوں نے پہلے ہی سن لیا ہو کہ رسول
 تھے۔ ہرگز وہ مانگا جاتا ہے۔ اور یہ خبر کہ لغز و جس قلیبیوں کا چندہ کے کہتے ہیں وقت

چھ ہونے کے بعد پلوں کو ان کے پیچھے خود اس کو پاؤں سے نہ مگر تیر چھ کچھ ہوسو ہو یہ ہو
 ضرور ہے کہ پلوں کے پناہ قلموں کو کہنا نہیں چاہیے کہ کئی مہینوں بعد کا ہو گا اور
 جیساکہ وہ اور یہ ہیں کہ اس سے جس طرح خواہ وقت مل گیا ہو گا اگر سو فرسوں میں
 کی باتوں سے صدیقیں اس طرف سے اس طرف اور اس طرف سے اس طرف چلے
 چوٹے وہ پورے ہو جائیں۔

پہلے تو یہ ہیں کہ سولوں کے اہل کی کتاب کے شاخسوں ہاب کی دوسری
 جہت میں لکھا ہے کہ پلوں رسول کے وہ بانی سہمیں ہوتا اور رشتہ میں بھی آئیں ہر دو
 تھے اور انہوں سے کہیں کے واسطے ہاب کی دوسری اور چوتھی تھیں
 اور یہ دونوں کے تھیں چوتھی آیت سے حقیقی کے پناہوں اور انہوں کو پلوں
 رسول کی سلام کے ساتھ ہی سلام بھی تھی۔ مگر رشتہ میں کہ پلوں سے چوتھی تھی
 کے نام لکھا ہے اس میں وہ وہ شخصوں کے نام ہیں اسے اسے نہیں مہم ہونا ہے کہ
 یہ پلوں کے لیے ان دونوں خطوں کے بعد کہنا چاہیے اور اس طرح میں سے یہ دونوں ساتھی
 رہا ہے وہ ان پر کر پلے گئے ہونگے۔

پھر وہ اس خط کے پہلے لکھے جاتے کی تائید کرتے ہیں وہ اس دلیل کے جواب
 میں خیالات مندرجہ ذیل کو پیش کرتے ہیں۔

(الف) جو رسول کی کتاب کی خاموشی پلے دھڑکے کے جاتے سے پیدا ہوا کرتی
 ہے وہ پلوں کے اندر سے تھیں جو کہ اس لیے کہ وہ آپ علی ہیں کسی جاتی۔ لہذا ان کے
 خط میں نہ اس شخص کا ذکر آیا ہے نہ وہ ان کا اور نہ پلوں کا اگرچہ اس وجہ سے میں سب
 کا اقرار ہے کہ وہ حتمی رہے ہیں بلکہ لکھا گیا تھا جبکہ کہیں اور انہوں کو خط لکھے گئے
 تھے۔

دوسرا یہ بھی ممکن ہے کہ پلوں کے یہ وہ ساتھی ان تمام سلاموں اور ان کے
 کے پہلے میں شامل ہیں جن کا ذکر پلوں میں یا سب کی ایک سو اور انیسویں آیتوں میں
 ہوا ہے۔

روح یہ بات نہیں قیاس ہے کہ ہر سفر میں ماحول کے شاخسوں ہاب کی
 دوسری۔ یا پلوں اور پلوں آیتوں کے ساتھ قلموں کا رشتہ یا لکھ پلوں سے ہوا
 رشتہ میں اس وقت طبعاً جو یہ پلوں ہاب کو ہر سفر میں کی شیں میں لکھا گیا ہو گا
 وہ ان کا تھا کہ ہر سفر میں اس سے اپنے گھر کی طرف سے اسی گشتی میں سو رہو کہ پلوں
 جو۔ اور کچھ عرصے بعد پلوں کے پاس رو رہا ہیں لکھا ہوا۔ اگر ایسا ہو گا تو اس کے لیے ہم
 ہم خود کو دیکھیں اس سے یہ بات ثابت ہوگی۔ یہ پلوں کے رو رہا ہیں لکھا ہوا
 کہ ہاب کے پلے زمانے میں کیا گیا اس سے پلے ہر سفر میں وہاں پہنچے ہو۔
 (۲) بات یہ بھی ممکن ہے کہ پلوں کے وہاں کو کسی چہ عرصہ تک کام کے ساتھ
 سے ہوا کہ وہاں رہا ہو جیساکہ اس کے دو سو سہ نام کی پلوں میں ہے اور
 کہ وہاں کے پلوں کے پلے کا یہ وہاں سے ہے اور اس کے ساتھ
 ہوا اس کے۔ لکھے گئے وقت موجود تھا۔

اس سب پر مددی دیکھیں اور وہ بات کو مندرجہ ذیل میں رکھ کر کہ ہونے پر نو
 جس نے اس پلوں کے رو رہا میں پلے ہوئے۔ کہ وہاں سے اس کے ساتھ
 ہونے کے لیے کی دیکھیں آتی ہیں وہ پلوں لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سے ہوا
 اس اور پلوں کے ساتھ ہاب جو ایک ہی ہے اس کے ساتھ۔ یہ وہاں سے ہوا
 ان کی طرف سے ہی تائید کی ہے۔ لیکن اس معاملہ میں یہ بھی اقرار کر کے کہ ہاں اس کے
 ساتھ ہے میں تو یہ وہ بھی ماحول سے آئے ہیں اس سے اسے کہتا ہے اس سے اس بات کا
 میں ہیں کہ ان کے ساتھ کہ پلوں کے اس حصار کی طرف سے ہوا ہاں کا سب عرصہ
 اس سے بھی پہلے کہ اس کے درمیان لکھے ہیں۔ ان کو اس حد تک کہ وہاں سے ہوا
 کے ساتھ کہ ایک ہی ہے کہ پلوں کے ساتھ ہوا کہ پلوں کے ساتھ ہوا کہ پلوں کے ساتھ
 سے نہ ہوا کہ اس کے ساتھ ہوا کہ پلوں کے ساتھ ہوا کہ پلوں کے ساتھ ہوا کہ پلوں کے ساتھ
 کا ہوا کہ پلوں کے ساتھ ہوا کہ پلوں کے ساتھ ہوا کہ پلوں کے ساتھ ہوا کہ پلوں کے ساتھ
 میں ہوا کہ پلوں کے ساتھ ہوا کہ پلوں کے ساتھ ہوا کہ پلوں کے ساتھ ہوا کہ پلوں کے ساتھ

[illegible]

۱۰۔ اسی بات میں ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ ہم نے ابھی یہ سن لیا ہے کہ ان حضرات کے ساتھ جو حکم سننا ہے، ہم اس امر کا کافی شعور نہیں کر رہے ہیں، گاڑیوں میں سے، ہسپتالوں میں سے، ان کے لئے اس وقت کے اہل زمانے یہ نہیں کہیں تھا۔

کے لئے جو کہ وہ نہیں کہہ سکتا تھا، وہ تو فریادیں ہی تھیں جو اس نے اپنے دل سے نکال دی تھیں۔

[illegible]

لکھتے ہیں۔ رونالڈ بزرگ کچھ منٹ نامہ چھپنے میں مدد کی کہ آخر میں تھا اپنی تحریر میں وہ عبادتیں کا سرپن لانا ہے جو قلمبوں کے خط کے جتنے باب کی دسویں اور ستائیسویں تہوں اور دوسرے باب کا پانچویں اور سترہویں تہوں اور چھٹے باب کی پندرہویں تہوں اور آٹھ سو تیسویں تہوں میں علم ہونے لگی ہیں پس یہ راجست، غالب جت کہ وہ بزرگ اس خط سے دلالت تھا۔

بزرگوار اگلے شایاں جب سالہ میں شہید ہونے کے لئے یارِ خدا کو اس
سے اٹھا، اس کو خدا کے پس من میں غلیبوں کے حد کی طرف طاہر اندوہ سے کشے ہیں
وہ سوسے باب میں اس نے روٹیوں کی طرف یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ میرا غور خدا
کے حضور قربانی کے لئے چڑھایا جائے۔ ۱۔ بات کا غلیبوں کے واسطے باب کی
سٹر جو میں آیت سے مقابلہ کرو۔ پھر بزرگوار کے والدین کے سیکوں کو اپنے نکاح کے انویس
۱۔ باب میں یہ فرما، پہلے کہ تقدیر کی طرف عین مستقیم کھانہ کرنا کرو۔ اس بات کا غلیبوں کے
دوسرے باب کی تیسری آیت سے مقابلہ کرو۔ پھر دوسرے باب کے باب میں اس سے اپنے
کے چہرے باب میں یہ کہنا ہے کہ جس حال و وجہ کا مل ہے، یعنی خداوند تکمیل تشریف
بخشا ہے تو اس ساری چیزوں کی بروا امت کرنا ہوں۔ اس بزرگوار کی یہ بات غلیبوں
سے جو کہ باب کی یہ ساری اسباب کے حوالے سے پھر دیکھا گیا ہے، باب میں نہیں
یہ قرائش کرتا ہے کہ کمال جو کہ اس پیشہ و دوں میں بھی کمال میں جو بزرگوار کیا یاں بلکہ
کے تیسرے باب کی پندرہویں آیت کے حوالے سے ملتا ہے۔

ایکسہ اور ارد گرد بانی کا رپہ نام جو دوسری صدی کے شروع میں مزار ہے۔
 ایک قطعے کی پندرہ اونچائی پر ابوس ہیں جو اُس نے اس میں پلیموں کی طرف
 لگے ہیں۔ اس مزار کا مینجر ذکر کرتا ہے کہ یہاں میں رسیوں کے ٹکڑے لکھا ہے اور اس کے
 خاکے کے مختلف مقاموں سے ویسے ہی اتفاقاً اور عبارت شیفے میں آتی ہے جیسی کہ وہ اس
 کے پلیموں کے حصہ میں ہے۔ رشتہ اور اپنے مزار کے پلے باب ہیں یہ کہنا ہے کہ میں خود اس
 میں کہہ رہا ہوں۔ ساتھ ہی اس میں ایک اور مقام پلیموں کے حصہ کے جوئے باب

کی دوسری آیت میں بھی آئے ہیں

یہاں سے باب میں پانچ کتاب سے یہ لکھا ہے کہ کتاب اور تفسیر میں سادہ و سہل اور
سے کتاب کی تفسیر میں ہے یہی الفاظ ہیں جو تفسیروں کے تحت کے دوسرے باب کی
دوسری آیت میں لکھی ہیں۔ یہ وہ کتاب ہے جو تفسیر کے پانچوں باب میں لکھی ہے
کہ اگر ہر باب کے کوئی تفسیر ہو تو فی الواقع وہ تفسیر ہوگی۔ یہاں تفسیر کے تحت کے
پہلے باب کی آیت میں بھی یہ لکھا ہے کہ یہ وہ کتاب ہے جو تفسیر کے پانچوں باب
میں یہ الفاظ کا عبارت ہے کہ تفسیر کے تحت کے دوسرے باب کی تفسیر میں
آیت میں لکھی ہے کہ اس کے بعد اور بھی آیت میں یہ لکھا ہے کہ اس کے بعد
کے الفاظ کے لئے ہے جس

فرمانی میں ہے جو مشائخ و علمائے کرام نے یہ امانت لکھی ہے کہ ان
کا تہجد باوجود اس کے کہ میں اس وقت ان مشائخ کو ملایا ہے مگر یکسر تہجد کی بات نہیں ہے۔

جسٹن شہید اور ملیہ اور قومی فلوئس بزرگ صاحب دو سو چوبیس ہجری عیسوی میں گئے۔

دیکھتے اور لکھتوں کی کامیابیوں کو چھوڑ کر سالہا سال میں تحریر پر پورے حصہ اس میں
 قیدیوں کے وہ سہرے باب کی بعض آیت کے لیے لفظ راج میں کہ جس نے خدا کی
 سورت پر پورے خدا کے ساتھ بربر ہو کر لکھنے کی غرض سے لکھا۔

قدیم توجوں میں چین کے درمیان سسدری کی رہائش گاہ سب سے زیادہ تر سسدری
اصل ہے یہ خطہ شاف پاپا کا سوسہ اور دوسری صدی کی کتاب میں اس کے خلاف
اسلم سسدری میں بھی وہ سوسہ دسویں صدی میں کچھ عرصہ بعد مگر یہ
پلیوں کے چوتھے مابقی اٹھ دسویں صدی کو نقل کر کے یہ کتاب ہے کہ یہ پاپا اس کا
نام ہے پلیوں کے لئے۔

سکندریہ کا بزرگ نیا جسد میں جو دوسری صدی کے پچھلے زمانے میں بنایا گیا ہے۔

ہاں ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ معیشت اور خطرے کا ہاں چاروں طرف سے
اسکے اوپر چھوڑ رہا تھا۔ لیکن کسی شخص کا یہ کیا خوب کام ہے کہ خدا کے ہر بندے
اندھیرے پتھروں میں بھی دیکھ سکے خوش احوال سے گنایا کرتے ہیں۔ یہی بات
اس کو نصیر و صوابی آتی ہے۔ کیونکہ کلامِ ہمام میں جو شہادتیں ہیں وہ سب سے زیادہ شہادتیں
خوشی و گیسٹ ہیں۔ وہ وہ کہ جس نے اپنے سے لگتا ہے۔ ہم سب بھی اس سے
یہ سبق سیکھیں کہ ہمارے دل اس خوشی سے جو پاک اور درخشاں ہے۔ اسی خوشی
ہے۔ ہوشیار رہیں۔

(روح) اس خط کا ایک اور بھی نشان ہے کہ وہ پاک دلی کے کلام سے بھر
رہا ہے۔ اس میں اس خط میں کل دس دفعہ آئے ہیں۔ یہی ہے باب کی پہلی
آیت میں دوسرے باب کی دوسری تیسری اور چوتھی آیتوں میں تیسرے باب کی
پندرہویں آیت میں دو بار اور آٹھویں میں ایک بار۔ اور چوتھے باب کی دوسری
آیت میں ایک بار۔ اور دسویں میں دو بار۔ اور تیسرے باب کی سولہویں آیت میں جو
لفظ ہے اسکو ہم سب سے محض نفی قسم کے مطابق حساب سے جانچ کر دیکھتے
ہیں۔ جو خط اس خیال کے لئے لکھا گیا ہے۔ وہاں میں کارہیں آئے ہیں۔ اس کے لئے
میں دل اور مضمون اور عقل اور خیال ان سب کے عمل و عقل میں۔ یہی رسول کی
فطرتِ قلبی کے چہ بیوں کے لئے یہ نفی کہ وہ سچے دل اور عقل میں۔ اور ہم سب
کی توجہ پاکہر طرح سے اٹھائی کر کے اس پاک بات کی طرف دلائل کہ اس کے خدا اور
سبکی کا چٹا ترقی ہے۔ اس کی بڑی آرزو یہ نفی کہ مسیح کا سامراج یا دل یا طبیعت
ان کے دلوں میں بڑی بڑی طرح پیدا ہو جائے۔ کیونکہ اگر اس مصلیٰ میں ان کے
مذہب یا دس درست ہو جائے۔ تو ان کی زندگی بھی ضرور درست ہو جائے گی۔ یہی ہے
باب کی آیتیں۔ آیت میں لکھا ہے کہ وہ پاک ہیں۔ بین کا دل دیا وہی چیزوں پر
نہایت ہے۔ بس وہ ایسا کوس کو کریں۔ مگر لازم ہے کہ ہر خدا ورسلی اپنی ساری باتیں
سے جو خدا کی طرح پاک اس کے اندر لکھی ہے۔ لکھتے ہیں۔ وہ نفی اور نفی کو مسیح

اور اس کی پاکیزگی پر لکھا ہے۔

(د) اچھو لکھ نشان میں خط کا یہ ہے کہ شراکت یا رفاقت کا لفظ بھی اس
میں بڑی کثرت سے آیا ہے۔

جب ہم اس خط پر اقول اقول نظر کرتے ہیں۔ تو حیران ہو جاتے ہیں۔ کہ جس
پرانی حرفت رہنے کے معنی ہیں۔ ساتھ اور جس کا مطلب تھا اگر تیسے قریب کی رفاقت
یا شراکت اور ساریت گہری طرح کی محبت یا قربت۔ وہ ہمارے کے مفقوں کے ساتھ
ہر گز ہو کر اس خط میں بڑی کثرت سے کام میں آیا ہے۔ ان کے ہر ایک اشتراک مفقوں
سے پڑھتے ہیں۔ یہ تفقوں اور شکوک کی حد تک سب سے جاننا چاہئے۔ جب ہم اس خطوں
کے تحت ہرگز کرتے ہیں۔ تو ہمارے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ جن تعاقبات
کے پیشوں سے وہ سب جو ہمارے خداوند مسیح سے صدق دلی کے ساتھ
نہایت رکھتے ہیں۔ انہوں جو سہ ہیں۔ وہ سب بڑھتے پڑھتے قریب کے اور کچھ
چھٹے بند ہیں۔ ان کے ہر مفقوں کی فہرست جن کے تحت میں شراکت یا رفاقت
کا خیال شامل ہے۔ وہاں میں درج ہے۔

(۱) پہلے باب کی ساتویں اور چوتھی باب کی چودھویں آیتوں میں کسی کام کے
کرنے میں ساتھ ہو کر شراکت ہونے کا مرکب لفظ اور خیال کام میں آیا ہے۔ پہلے
تکلف میں تھا۔ ہم مسیح کے فضل میں شریک ہونے کا کام ہے۔ اور دوسرے میں
ہم کو کر سچ سکے لئے معیشتوں میں شریک ہونے کا لفظ ہے۔

(۲) پھر اقول باب کی ستالیسویں اور چوتھی باب کی تیسری آیت میں
ایک ساتھ ہو کر شراکت کا مرکب لفظ آیا ہے۔ یعنی اس کے ہو کر مسیح کے لئے نونا
یا ہر وہ ہو کر۔

(۳) پھر دوسرے باب کی دوسری آیت میں متفق ہو کر ہر طرح میں شریک
ہونے کا مرکب لفظ اور خیال واضح ہوا ہے۔ یعنی کہ دل بھلا کر وہ لوگوں کے اعتبار
سے سچے ہیں یا ہم ایک یا متحد ہو جائے گا خیال۔

(۴۱) دوسرے باب کی مترسویں اور شریعتوں کی تفسیریں میں شریعتوں کا خیال دیا ہے کہ یہ لوگ لوگ ہیں جو کہ تم بھی میرے ساتھ شریعتوں کو کرنا چاہتے ہو۔
 (۴۲) دوسرے باب کی پچیسویں اور چوبیسے باب کی پچیسویں آیت میں ہے کہ اگر تم لوگ میرے ساتھ ہو گے تو میں تم کو لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔
 (۴۳) دوسرے باب کی پچیسویں آیت میں ہے کہ اگر تم لوگ میرے ساتھ ہو گے تو میں تم کو لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔
 (۴۴) دوسرے باب کی پچیسویں آیت میں ہے کہ اگر تم لوگ میرے ساتھ ہو گے تو میں تم کو لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔
 (۴۵) دوسرے باب کی پچیسویں آیت میں ہے کہ اگر تم لوگ میرے ساتھ ہو گے تو میں تم کو لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔
 (۴۶) دوسرے باب کی پچیسویں آیت میں ہے کہ اگر تم لوگ میرے ساتھ ہو گے تو میں تم کو لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔
 (۴۷) دوسرے باب کی پچیسویں آیت میں ہے کہ اگر تم لوگ میرے ساتھ ہو گے تو میں تم کو لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔
 (۴۸) دوسرے باب کی پچیسویں آیت میں ہے کہ اگر تم لوگ میرے ساتھ ہو گے تو میں تم کو لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔
 (۴۹) دوسرے باب کی پچیسویں آیت میں ہے کہ اگر تم لوگ میرے ساتھ ہو گے تو میں تم کو لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔
 (۵۰) دوسرے باب کی پچیسویں آیت میں ہے کہ اگر تم لوگ میرے ساتھ ہو گے تو میں تم کو لوگوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔

اول۔ دُعا اور پلووس کی ذاتِ خاص کے متعلق باتیں

تفسیر میں سلام پہلا باب ہے اور دوسری آیتیں۔

لکھنا اور دُعا۔ پہلا باب پچیسویں آیت سے لے کر دوسری آیت تک دُعا کی باتیں ہیں۔ مقدم پلووس کی باتیں۔ اس کا کام اس کے خلاف اس کی باتیں ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کی باتیں آیت سے پچیسویں آیت تک۔

دوم۔ نصیحت کی باتیں۔ اور پلووس کی ذات سے

متعلق بعض باتیں

۱۔ چال و چلن کی درست اور غلطی کی بات اور دوسری کے بارے میں صحتیں پہلا باب ستائیسویں آیت سے پچیسویں تک۔

۲۔ اپنی اپنی ذاتی غرضوں کو جو کہ دوسروں کے فائدوں کو بڑھانے کے بارے میں اور کائنات کی باتیں ہیں۔ دوسرا باب پہلی سے چوبیس تک۔

۳۔ مسیح کی فروتنی کا نمونہ۔ دوسرا باب پانچویں سے گیارہویں تک۔

۴۔ فرما برداری اور پاکیزگی کی نصیحتیں۔ دوسرا باب دسویں سے سولہویں آیت تک۔

۵۔ نیکو کامیابی۔ اپنی غرضوں کا بیان نصیحتیں اور پلووس کے عجیبے ماننے کے مقصد۔ دوسرا باب ستترسویں سے پچیسویں آیت تک۔

سوم۔ صفا جلیں

۱۔ دوسری مذہب کی طرف جانے سے خبردار کرنا۔ دوسرا باب پہلی سے

چودھویں آیت تک۔
۱۲ ان فی لوشن فرے کے مقدمے سے خبردار کرنا تیسرا باب پندرہ
سے اکیسویں آیت تک۔

چہارم۔ نصیحتیں اور سچ کی باتیں

۱۱ یگانگت اور خوشی اور برداشت اور روی و غیرہ کے بارے میں نصیحتیں
جو کتاب پہلی سے نویں آیت تک۔
۱۲ سچ کی باتیں اور دوسرے لوگوں کی غلطیوں کے لئے اس کا ہر
حالت میں خوش رہنا جو کتاب دسویں سے سو سوں آیت تک۔
۱۳ آخری مقام۔ چوتھا باب۔ اکیسویں سے تیسویں آیت تک۔

۷۔ ہندوستان کی کلیسیا کے لئے اس خط میں کون کون سے سبق پائے جاتے ہیں

نبی کے لومردوں کی جانیں آج کل کے ہندوستان کی کلیسیا
سے بہت سی باتیں ملتی ہیں۔ وہ بھی سنت پڑھوں میں سنتہ زندقہ کے لوگ
میں حملے کے لئے جگہ گئے تھے۔ ان کے چاروں طرف بھی وہ لوگ بچتے تھے
جو آسمانی مالک و خدائی خدا کو نہیں مانتے تھے۔ بلکہ بہت پرستی کی تارکی میں قائم
رہنا پسند کرتے تھے۔ یونانی مرد و عورتیں بھی اپنی قدامت کے باعث
پڑی تعلیم و حرمت کے قانون سے غافل تھے۔ اور جو مذہب آج کل ہند میں پھیل
رہتا ہے۔ اس سے بہت سی باتیں ملتی ہیں مثلاً بکری پکناں تھے۔ اس کے عکس کے لئے

بھی بڑے گہرے اور عمل کو دنگ کرنے والے تھے۔ اس کی ذمہ داری اور مالک
اہل دین میں بھی جو لوگ نہیں موجود تھے۔ وہ بڑی عمر و عظمت سے تھے۔
ان سے تعلیم یافتہ لوگ بھی اپنی بیہودہ مذہبی رسموں اور ریتوں کی پرستش سے
شہر و کھانے پکڑ گئے تھے۔ وہاں بھی ہر جگہ ایسا وقت آگیا تھا کہ لوگوں کے
انہماک بڑھ گئے تھے۔ ان باتوں سے سب کو معصوم ہو جانے کا کہہ جانا
کی سچائی کل سچہ وہ بھی ایسی ہی ہے۔ اس لئے ظاہر حال آئندہ کی جاسکتی ہے کہ کلیسیا
کے خدائی معلم جو ایک ایسی ہی حالت کی تھی کلیسیا کے لئے بھی بہتر کے سببوں
کی حالت کے لئے خصوصاً آفاق ہوگی۔ اور ہر جو اس وقت اس خدائی معلم کے چہان
میں ہی نظر کرے گا وہ اس میں ایک مدد ملے گا کہ ہمارا مطلب رنگیں۔ اس کے گاہک
مذہب و ریاست تھے کہ پوروس نے جو یہ چھوٹی خط و لکھوں کے ساتھ ایک ایسی
حالت کے ساتھ تھا۔ اس کی حالت اور جو گرو و کیسیت ہمارے ہند کے سببوں
سے اس قدر ملتی تھی۔ اس سے ہم کو کون کون سے بڑے سبق سیکھنے چاہئیں
میں کی بات ہم پہلے نے اور قائم کر کے کے لئے مسدود کر کے ہیں جو اس
سے ایک سبق ملتا ہے۔ بھونچہ فلپیوں کے خط کا ایک مشاق نو بہتہ کے سبب
ماہر خدائی کی طرف سے لئے اس میں بڑی سرگرمی پائی جاتی ہے۔ انہماک پیدا ہے کہ
جو اس کے لئے ہر شے پر کو باطلی فکر کے ساتھ ملتا ہے اس سے جس شخص کے لئے ہم نے
پرستش کی ہے وہ ایک ایسا شخص گزرا ہے جس سے اپنی ساری زندگی اور اس
کو تیار نہیں غیر عیسویوں کی نجات کے کام کو کرتی۔ سینے کے لئے وقف کرونی نہیں
اور جو ہم کہہ رہے ہیں اس کے ورژن ان تھے۔ اور اس کے ہر خط کے پلین کیا
شب بڑے موٹے موٹے ورژن اس میں آج بھی آج سے وہ بہتہ کہیں تو
ایک عام کے سر پر۔ اس کا یہ حال تھا کہ جو ہمارے ہیں تو یہاں بہت مگر سچ کی
خدا کی لئے تھا۔ جو سچا ہی اس کے عکس تھا ہونگے تھے جس میں زمین و آسمان
مرد و عورت ہونا تھا۔ وہی نہ کہ جس اس کے محافظوں کو بد مذہبی نہیں کہ وہ کہیں

کسی بات میں نہ ٹوڑو۔ دوسرے باب کی چند دعویں، دوسرے جہوں کی باتوں میں رسول
اُن کو اکسا تا سہ کہ وہ اپنی جہی کسی حال کی تاثیر اور نمونے سے انہیں کے پیرانے
میں کو شمش کی کہیں اور ان کو چاہئے کہ ایسی عارفی زندگی گزاریں کہ ان کے وہیلے
سے خدا کے کلام کی روشنی دنیا میں پھیلے اور جس جگہوں سے وہ نہیں بچیں ان کو
جہات یا جودانی کا کلام قبل کرے کے لئے پیش کریں۔ اور یہ۔ مگر دوسرے باب
کی تیسویں آیت سے ثابت ہو تا ہے کہ کسی کے جس میں اپنی ہر وہی سے کیا
تھا کہ اپنے ہر اور کے جہوں اور اپنے ہر سوس کی شہادت کی ہر اس کے دل میں
کام کی سرگرمی کے جہوں تک جوش مارا کہ وہ اپنی جان پر کھیل گیا۔ اور سرے کی
کے قریب پہنچ گیا تھا اس کی قدر وہ بھی کر رہی تھی اس باتوں سے مدد ہو رہی تھی
کہ اس سارے خدا میں انہیں کے پھیلانے کی سہ گروہت جوش اور وہی تھی
تاکہ اور ہمت اس خط میں یہ دیکھتے ہیں آئی ہے کہ نہیں مناسفے کے شعلہ آہل
دور جہوں تاکہ اس پر اس پر کیا ہے سانسے کھڑ کر دیا گیا ہے۔ اس کو جہاں
ہیں ہر تہم پہنچ کر گئے ہیں۔

اگرچہ پہلے باب کی ہر وہی آیت کے یہ الفاظ کہ تم اول روز سے خود شہری ت
پھیلانے میں یہ سہ شریک رہتے ہو۔

دوسرے باب کی ساتویں اور دسویں جہوں میں یہ الفاظ بھی ہیں جو اب بھی
اور شوشہ میں تم سب میرے ساتھ تھے میں شریک ہو
تو۔ پہلے باب کی ہر وہی آیت میں یہ الفاظ کہ خود شہری کی مرقی تاباوت
چند ہر پہلے باب کی ساتویں آیت کے یہ الفاظ کہ انہیں کے ہر وہی کے
لئے تاکہ ہر وہی جو کہ جانشانی کرتے۔

تیسرے باب کی ہر وہی آیت کے یہ الفاظ کہ تم دنیا میں ہر وہی کی
طریق تک فی آیت ہو۔

ششم۔ دوسرے باب کی ساتویں آیت کے یہ الفاظ کہ تم زندگی کا کام

پیش کرتے ہو۔

اقتصر۔ دوسرے باب کی ساتویں آیت کے یہ الفاظ کہ مسیح کے کام
کی فطر۔

ہشتم۔ تیسرے باب کی ہر وہی آیت کے یہ الفاظ کہ میں تو صرف یہ
کرتا ہوں۔

لے ہر وہی کے ہر وہی جہاں جو انہیں کے پھیلانے کے مقدس کام میں ہر وہی
ہر وہی دیکھتا ہیں۔ ہم بھی وہی ہی سرگرمی اختیار کریں۔ ہم بھی ہر وہی کے ہر وہی
ہم بھی مسیح کی صلیب کے سیاہی ہر وہی کے لئے ہر وہی کے لئے ہر وہی کے لئے
کو شمش کر رہے ہیں۔ کیا یہ ایک انہیں کے پھیلانے والی گلیسیاں ہر وہی کے لئے
کی مرقی اس کی ایک ہر وہی عرصہ ہو۔ اس کی ہر وہی عرصہ ہو۔ جو کہ غیر زمان کے ہر وہی
کے سانسے خدا کی حیات یا جودانی کا کام کس طرح پیش کیا جائے۔ اور انہیں کے
وہی کے لئے۔ یہی سرگرمی کے سانسے خدا کی حیات یا جودانی کے لئے ہر وہی کے لئے
ہر وہی کے لئے یا دیکھتا ہے کہ جس گلیسیاں میں انہیں کے پھیلانے کا کام اور وہی
نہیں ہے وہ گلیسیاں شہری ہیں۔ اس پر موت کا فتوے خدا در جو چکا ہے اور
سرے کے قریب ہے۔

دوسرے باب کی ساتویں آیت کے یہ الفاظ کہ تم دنیا میں ہر وہی کی
طریق تک فی آیت ہو۔

طرح سے یہ عیب ہے۔ اس کے ثبوت میں میرے باب کی چوتھی آیت سے
 آیتوں تک جو کریم تاہم یوں لے ان سے لفظی اور قلمی تفصیل کو جو
 اور آدمی کی ذہنی بات لکھتے اس سے کجی کی علامت صاف سمجھاس کے نزدیک
 کہ ہر حال فرات کا خیال ایک صریح و پاری بات نہیں ہے تو وہ اس بات کو کچھ
 ہی سمجھتا ہے مگر اس کو اس کا خیال اس کی بات میں تھا کہ وہ ایک نفسانی بات
 ہے اور یہ ہے کہ اصل لفظ ہے عیب سے جس نے اپنے آپ کو سچ کے
 حق لے کر دیا تھا۔ اور اس کا غلام بن گیا تھا۔ اس وقت سے جس نے ان خیالات
 کو دیکھیں ہیں سے ہمیشہ کے سچ کو دیکھا، اور دیکھا کہ جس نے یہ سچ بات
 کی کبھی آیت نہیں کہہ ہے۔ وہ اس لفظ کی طرح کی ہدایت سے عبادت کرتا اور
 سچ یسوع پر غور کرتا تھا اور یہ ہے کہ وہ نہیں کرتا تھا، جس نے یہ بات لکھی اور لکھی
 جو کہ جس کے لئے کسی عیب الاون بعد اس سے بڑھ کر اور کوئی شخص نہ ہو گا اور
 وقت اور عیب کے جو شے کو جو پہلے اس کے دل میں بڑے زور کے ساتھ تھا
 اور قلمی اور ذہنی دستانہ جو ہر ایک کا سونے چھوٹے ہر ایک بن لوگوں کی رائے
 پہنچے جو اس بات کا بڑا ٹھکانہ کیا کرتے ہیں کہ ہم اپنے عیب کے بڑے پائندہ ہیں
 اور اس کی کہوں کو زور اور اپنی بڑی، غیباؤ کے ساتھ جانتے ہیں جیسے کہ عیب والی چیزیں
 کا قاعدہ تھا اور اپنے میں سے جو شے کے لئے جس طرح نکال کر چھینک کر دیا
 کہ جو کسی شخص کو کشتوں کے ساتھ ڈال دیتا ہے جس کی نسبت وہ سچ
 میں اس کا پیدا شدہ حق چھتہ زیادہ تر عمر ہو گیا تھا اور اس کا عیب بالآخر اس نے
 سے دل میں نہیں سمجھا کہ عیب ایک مہلکی نایب چھتہ ہوتا ہے تو یہ کہیں زمین
 کی خاک کے نیچے کیوں پڑوں جس حال کہ وہ اس فضل کے نیچے لگا کا غور نہ
 بن گیا تھا تو ہر آدم کی اولاد کے درمیان تو جس قدر کی جیسی ایک عیب کی بات کی
 تلاش کرنے سے کیا حاصل۔ غرض کہ اس نے ان ساری باتوں پر غور کر کے اپنے
 لئے ایک چیز کو نہ کر لی تھی اور وہ بھی بڑے شے کے لئے۔ کیونکہ اس نے اپنے قدر

یسوع سچ کی پہچان حاصل کرنے کی فوج تھی اس سے ساری اور چیزوں کو کھو
 دینا منظور کر لیا تھا۔ اس بات کے پس منظر میں جو رٹائی اور زری کہ وہ کام
 میں لیا۔ اس میں کلام کرنے کی کون گھڑت کر سکتا ہے۔
 غرض جب یوں نے اپنی قوم اور ذات کے یہاں لگا لھر کو جس طرح پہنچ
 میرے ہاں تو پھر وہ صاف دل سے اوڑھ کر بھی کہہ سکتا ہے کہ اقامت ہی میری طرح
 کرو۔ اس لئے وہ دوسرے صیاد میں میری آیت سے آیتوں تک لکھتا ہے۔
 کہ ہر ایک۔ اس سے سچ لکھتے ہیں۔ روحانی، ان مزار کی باہم پیش
 عزت مولیٰ ہے۔ مگر جس سے سچ کی مدد کی ہو، ہر ہوت ہا چھتہ۔ نہ تو کوئی
 تھا کہ مقررہ کی عزت اور خاص ہا حق کے بن ہو سکتی تھی۔ کہہ کر ہیں
 کیونکہ یہ باتیں تھیں۔ وہ سچ کی انہیں کے برخلاف ہیں۔ اس سے سچے یوں سے
 موت کے بھی ہے۔ بڑھ کر کو دیکھو۔ یہ سچ میں۔ لفظ ہے کہ جو ہر سچ سے
 کی کہ نفس خدا کے چھتہ سچ میں پائی جا چھتہ۔ سچے فوٹو لکھیں۔ ہر سچ میں
 جب تک کہ اس کے دل میں نہ ہو۔ تاہم سچ ہوگا۔ راجا میری کہ خداوند یسوع
 نے اپنی خودی سے اس وقت انکا نہیں کیا جب کہ اس کی اس کو خدا کر
 وقت اپنے اپنی اور حق کو کما سے کہہ دیا۔ ان کو پہلے اس طرح چھتا کہ
 رہا عیب کو کوئی شخص ایک عیب میں قسمت ہو ہر حال کر کے اپنی حق سے
 عورت نہیں ہو جاتا۔ اس سے اس سے بھی بڑھ کر ایک اور کام میں کیا کہ جب
 انکار سنان کی حار اپنے سمانی ملاں اور انی شاد و شوکت کو لای و سنا سے
 انکار کر کے اپنے آپ کو چھتا کہ کچھ اپنے خالی کر دیا ہو کہ اپنے آپ کو اس سے ہی
 کر کے یہاں تک مردہ ہی اختیار کی کہ خدا کی شکل میں گیا۔ اور ہر ایک قرآن واری
 کی کہ میں موت کو دے دے اور یہ تو کیا عیب ہو۔ اور سچ کے جس کے لای لای
 خرفا نظر کرنے میں کر اس نے انسان کے سے اپنے آپ کو اس طرح قربان کر
 دیا تو پھر دیکھا ہی بڑائی کے لئے کسی فکر کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ رہی۔ اس کے

ہوے ہیں جو تعلیم کہ اس حدیث دی گئی ہے وہ صاف اور قبیح ہے اور اس سے
 ہمارے دل میں یہ بات ترغیب دہانی چاہئے کہ بزرگ کا غرور و عزت و علوم کے
 خیال سے دل میں پیدا ہوتا ہے جو ہمیشہ کے لئے مٹا دیا گیا ہے یہ کیا کوئی کہہ سکے گا
 ہے کہ ہند کی کلیسیا میں اس بات کی ضرورت نہیں ہے۔ قوم اور ذات کی
 تیز اور محسب سے ہند کی کلیسیا بہت کمزور ہو رہی ہے اور اس سے اور بہت
 سی خرابیاں ہیں جو ہمیشہ تکلیف دہ ہیں اس جو بات بغیر کسی شک و شبہ کے ویسی ہے جو کہ
 ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہمارے مسیحی باپ کی طرف سے نہیں بلکہ دوسری کی ہے۔ اس
 بات کو رہنے دینے کیلئے کو شش کرنا نہ خطرے و نقصان کا باعث ہے۔ چنانچہ
 مٹی پیدا ہونے سے جو مٹی کو حاصل ہوئے ہیں ان کی خرابی اور بد حال کرنا آسمان کی شہادت
 میں جو مٹی کے باعث ہم کو نکل ہو گیا ہے اس کو قائم کرنا اور ہر بات کی قدر و منزلت
 مسیح کی قربانی کے اعتبار سے کرنی ہم کو لازم و مفاسد ہے ہم خوب یاد رکھیں
 کہ رسول نے ہم کو یہ فرما دیا ہے کہ تمہارے اندر وہی مزاج پایا جائے جو یسوع مسیح
 میں ہیں انھیں اس مزاج کے اندر نہ انسان غرور کو چھوڑ دے۔ اور ذات و حالت کی حد تک
 کو چھوڑ دے یہ باتیں اس مزاج کے بالکل برعکس ہیں۔ پس مناسب ہے کہ ہم
 جو مٹی ہو وہاں ہی دستور اس سے بالکل ناچھوڑیں۔ مسیح کی کلیسیا میں جس قدر
 انجیل کی مخالفت اور تاہم اس پر پائی جائے گی اور جس قدر کہ اس کے اندر
 کو ممانعت کا اثر ہو رہا ہے پہنچا۔ اسی قدر وہ کلیسیا مستحکم اور قوی بنیگی۔ لیکن
 جب کوئی کلیسیا ان ہی مزاج پر لپکتی ہے تو وہ کمزور اور ناتوان بن جاتی ہے۔
 سو ہم اس خط سے ہم کو ناخوشی کا بھی سبب ملتا ہے۔ کیونکہ کلیسیا کے مسیحی
 لیکن کے ہر ایک کو اس خط سے دست اور میانہ لینی کا ایک بڑا نمونہ ہے۔ جیسا کہ مقدمہ میں
 اور مسیحی کلیسیاوں نے کیا تھا وہاں ہی انہوں نے بھی خدا کے کام کے لئے ہے۔
 مقدور کے موافق بلکہ اس سے بڑھ کر بھی چھوڑ دیا۔ یہ بات ہم کو کونہوں کے دوست
 حلقہ کے انھیں اس بات کی پائی دو سرٹی جیسری اور ہر قسمی تینوں سے معلوم ہوتی ہے۔

تینوں کے چھوٹے، اس کی چند جہوں اور دو تینوں آیتوں سے پایا جاتا ہے کہ انہوں
 نے اپنے ہر رسول کو اس بات کا ثبوت و بر غیبت دیا کہ وہ انہیں کی
 ترقی کے لئے اپنے نفس کو مارنے کے لئے رخصت تھے۔ پھر پتے باپ کی بھون
 آیت اور جو تھے باپ کی دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ان کو ایک
 نیا موقع ملا تو انہوں نے پڑھی خوشی سے اور اس کام کی ترقی کے لئے رور میں
 چند بھیجا انہوں نے مسیح اور انجیل کے کام کے لئے اپنی مفلسی کی حالت میں
 بھی چند بھیجا اور خوشی کے ساتھ وہ یہ کوئی کلیسیا نہ تھی جس کی بدوش کے لئے
 غیر ملکوں کی کلیسیا تھیں۔ ہند کی کلیسیاں بلکہ اس سے برعکس معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کی
 ساری سہولتوں اور تختہ تھی اس کی بھگوانی کے لئے اسطبل اور اس کے دربار
 لیکن تھانہ کیوں ہی مقرر تھے۔ اور اس پر عورت کا سر تھی یہی اپنی آمدنی سے ہوتا تھا۔
 اور وہ کسی اور کلیسیا کے پھر وہ بھی بلکہ اور ملتانوں میں انجیل پھیلائے
 کے لئے بار بار چلے گئے جمع کر کے روپیہ بھیجا کرتی تھی۔

اس بات کو اس کو الفاظ جو سکنا ہے کہ ان کی کلیسیا جو اس بارہ میں دل کو
 برداشت نہ کرنا چاہئے۔ مسیح پر پائی گئی ہے۔ اس کے مقابلے میں ہند کی کلیسیا
 میں بڑی کمی ہے۔ اگرچہ ہم کو اس بات کے لئے تو عمارت بڑا شکر کرنا چاہئے کہ
 انجیل کے نام پر اس ملک کے ہندو ترقی ہوئی ہے۔ اور لوگ اس بات
 کو دروز و زینہ تو سمجھتے جاتے ہیں کہ نیا کلیسیا کا خرچ کیا ہے۔ ذمہ دینا
 اور اس کو اور وہی کہہ دے تو ان کو ناچار فرما ہے۔ تاہم حقیقت حال یہ ہے
 کہ ہم کو اقرار کرنا چاہئے ہے۔ کہ ہر مسیحی درجہ ترقی دہی کلیسیا میں یہ باتیں
 سب اہم ہوتی ہیں۔ ہر مسیحی اگرچہ خدا کے لئے کوئی کوئی کر و انسان کا
 چہرہ کوئی ہے۔ درجہ ہر لئے ہے وہ ہر کوئی جو ہر مسیحی کے لئے ہے۔ ہر مسیحی
 نال ہے۔ ہم نے سب ملک میں باپ نہیں بھیجے کہ انہیں کوئی طرح خدا کے
 کام کے لئے اپنی وقت کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہر ایک مناسب

افغانی کے سکھانے والے شاعروں کی ایسی ایسی نظمیں سناتے ہیں جن میں
ثبت برستی کی غنت بڑی ہوئی ہے۔ اواخر ہاکریوں کے مسدودوں میں ہونے لگے
جنگتے ہیں۔ یہ انسان کی طبیعت کے ہولوں کی ایک عجیب مثال ہے
اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آدمی کے عقیدوں کی اہمیت کا کچھ اظہار نہیں۔
فہیوہ کے عہد سے معاصر ہوتا ہے کہ وہاں راکھیا میں بھی اس قسم کی
غرائی ہوئی تھی۔ اسی سے رسوں نے اسے اس سے نہیں، مگر اپنی صاف افسانے شہ
شہر پر سے چھوڑا کر دیا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ آپ ہیں مسدودوں پر غنت نہیں ہوئی
اسے ثابت ہوتا ہے کہ راکھیا میں بھی اور اور کچھ یاغی ہیں بھی پوس رسول
کے دامن میں اپنے شخص تھے اور ان کا شمار کچھ تھوڑے تھے جو سچی ایمان کا
افراد وہاں سے کہنے تھے مگر جسطرح کی زندگی وہ گزارتے تھے میں سے
واسطی کا رنگا رنگ ہے پوس جب اس کے شخصوں کا حال لکھتا ہے تو روبرو
کے ہیں مگر ثابت ہو گیا کہ وہاں جتنا راکھیا کی فہم ہے، کتنا کھلا ہے ایمان اس کا حال
کے ہیں میں، راکھیا اور قصصان پر مبنی ہے اسے یہاں سے کوک سب سے بڑے کہ
اسا شہر سے کوک سب سے بڑے کہ وہاں میں ہے یہاں سے بڑے بڑے کہ سب سے بڑے کہ ایک
بڑی خوشامد مسدود آئے وہاں سے کہو کہ اس کا ان پر راکھیا سے کوک آئے کہ ان میں
وہ کے بار پید ہی نہیں، ہوسٹے ہوئے کو ان سے کہتے ہیں۔

اسے ہند کے مسیحی بھائیوں پر دیکھو کہ خدا سے ان کو اس شے کی کھپائی یا پیہ
کڑا ہونے کے ہم کیا ترقی کی جا چکی ہیں جو خود وہ ہیں کہ جو دنیا کی کچھ اور آؤں کی کچھ اور
جو حقیقت میں کوئی شے اس سے بڑھ کر مسیحیت کے برخلاف نہیں ہے کہ
کہ بیان سے تو مسیحی ایمان کا انکار کر رہا ہے اور جو زندگی جو مسیحیت کے بغیر نہ
گنہگار ہیں جہاں جہنم ہے اور عمل کے ہمیشہ اور جہنم ناست فرقی سے از بہت کہ
مسیحی بھائیوں کے گناہ کے سامنے ان کی طرف سے کچھ بھی مذہب کی
الہیت سے ان کو دیکھو کہ یہ ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ چار روشنی مس آؤں کے سامنے

[illegible][illegible]

فلیپوں کے نام پولس رسول کا خط

نخاسب

اس خطبہ کی سب سے پہلی آیت میں پولس رسول نے اپنے مخاطبوں کی طرف پائوں کے نام لکھا ہے۔
کے، جو اپنے فلیپوں میں لکھا ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔
اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔
اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔

باب اول

(آیت ۱-۱۰) ان کے لئے لکھا ہے۔

یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔
یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔

یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔
یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔ اور یہ خطبہ ہے۔

[illegible]

۱۔ پشاور کے شہر کے کچھ حصے ہیں جو کہ ان کے سوا اور کوئی نام ان خطے میں رسول کے
خاندان کے لیے نہیں ہے۔ اس میں سے کچھ حصے ہیں جو کہ ان کے سوا اور کوئی نام ان خطے میں رسول کے
خاندان کے لیے نہیں ہے۔ اس میں سے کچھ حصے ہیں جو کہ ان کے سوا اور کوئی نام ان خطے میں رسول کے

[illegible]

تجربہ سے عین میں یہ کہانی پڑھ کر کاغذ پر اور دل پر لکھی ہوئی ہے۔ ہم صرف

اس طرح منظر میں جو تھے اور دیکھتے ہیں کہ ان میں جو خود سب سے بڑے اور پائے
 سے افضل کے تھے ان میں جو کم تر تھے سب کی طرف سے ایک ہی جگہ سے ایک اور
 پائے سے ایک اور منظر شروع ہوتا ہے جو ان کے اسی طرح سے ہے۔

[illegible]

پس اس آیت سے واضح انداز کے ساتھ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ جو ۵۰ کتب خانہ ساز

ابو جہرہ رضی اللہ عنہما تھا اور اس سے اس امر کے لئے بھی ایک ڈرے ہیں ان کے لئے
کی شہادت ہم کو ملتی ہے کہ وہ ان دین کے عین عہد سے اس وقت موجود تھے اور ان کی
فہم کو ان کی صورت میں اور برقی ہوئی تھی۔

۲۔ ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع کی طرف سے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔

تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔ ان سبھی کو ان کے مظلوم ہیں
مغرب اور مشرق دونوں کے ساری جگہ ہوش نشانی ہو کر رہے ہیں جو سب کو اپنا بیوی
کا اپنے معمولی مذہم کے لحاظ سے ہوا کرتا تھا وہ سب جو اس میں شامل تھے اور جو
حکومت کے ایک ایک کے لوگ اپنے معمولی مذہب سے رہتے ہیں جس کا سر اوپر سے ہمارے
ہمیں ملتا تھا انہیں ان کا ہے۔ وہ سب ہمیشہ کے لئے مسیح میں مل جائے اور پورا ہے
معلوم ہے کہ جو وہاں عربی زبان میں سلام ہے جہاں میں وہی ملو کم ہے جس سے خدا کا
یہ جو سلام وہاں کے عظیم ترین ہوتے ہیں ان سے اس طرح کا ایک یقین پیدا ہوتا ہے
کہ مشرق اور مغرب ہمارے مشترک خداوند مسیح فحاشا وہ اپنے واسطے میں مل کر ایک
ہو گئے ہیں۔ اور وہ اس بات کا بھی نشان ہیں کہ مسیح میں دونوں کے اعلیٰ خیال و خواہش
پوری ہو جائیں اور عربی کی زبان میں۔ اس سے ہمارے لئے ایک اس بات کا فکر بھی
پایا جاتا ہے کہ ہم اپنے اپنے خاص خیالوں اور کلی تصویروں کو ہمارے طاق رکھ دیں کہ ہر
ہم سب مسیح میں مل جائے اور ملتا ملتا ہو جائے۔ یہ منظر اس آیت میں، اول جو عمومی
سلام و دعا کے منکھ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ قوم یہ بھی ہے کہ ہر ایک کا اپنے منکھ
ہوئے اس کو بھی وہ ہر سے اور کے ساتھ لڑا کرتے ہیں۔

فضل۔ اس سے مراد ہے خدا کی وہ مہربانی جس کے ہم مستحق ہیں اور جو
ان سے ہمیں ان کے ساتھ ملو کہ کرتے ہیں دکھاتا ہے۔ جس سے ہم اور ان کے

اطمینان۔ ہر ملکا کا ہم اس جگہ اطمینان کیا گیا ہے، اس میں خدا کے ساتھ وہ مسیح
میں شامل ہے جو مسیح کے دینے سے خدا کے ساتھ ہر ایک ملکا کے ساتھ ہے جس سے ہم
اور اس ہر ایک ملکا کے ساتھ ہے اس سے ہمیں دو سر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہر ایک ملکا کے ساتھ ہے جس سے ہم
تو تھے۔ اس کے ساتھ اس کا اور روپیوں کے ہر ایک ملکا کے ساتھ ہے جس سے ہم
مذہب خدا کا وہ اطمینان یا آرام یا سلام بھی دینے سے ہمیں ملے گا جو ہر ایک ملکا کے ساتھ ہے
ہمیں ملے گا جس کے لئے ہمیں ہر ایک ملکا کے ساتھ ہے۔ اس بات میں اس خدا کے ساتھ ہے اس
کی پہلی اور ساتویں آیتوں کو دیکھو۔ یہ امر بھی بیان کرنے کے لئے ہے کہ اس خط میں
فصل کا مشاعرہ انجیل کے کام کے متعلق استعارہ ہو رہا ہے جس کا پہلے باپ کی ساتویں
آیت سے لے کر پہلے اور اطمینان کا منظر اس کام کے متعلق ہے جسے جو ان شخصوں کے ساتھ
کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ سبھی زمرہ کی گروہ سے اور مسیح کے لئے خلیفہ بننے کی آرزو مندوں
میں پیدا ہیں۔ اس کا اس خدا سے ہونے والے اس کی پہلی اور ساتویں آیتوں کے ساتھ
ہے۔ ہم ان مظلوموں کے دینے سے مسیح کے کارندوں کے واسطے خدا کی طرف
سے یہ حق پیغام آیا ہے کہ تم کو کام کے لئے فضل اور مہربانی گزرتی ہے اطمینان و
آرام ملے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

پہلے باپ کو اس فضل کے متعلق امور ذیل غور کے لائق ہیں

اول۔ خدا کو اور کارندوں کی بارگاہ صحیح خیال ہے کہ وہ مسیح یسوع میں ملے
اور ان کے ساتھ ملے ان کو اس سے ملتا ہے کہ وہ خدا کے دینے والی کلیسیا کی خدمت
کریں اور نہ کہ اس پر حاکم بن جائیں۔

دوم۔ ہمارے ہر ایک مسیحوں کے بارے میں درست خیال یہ ہے کہ وہ مسیح
یسوع میں ملے اس لوگ ہیں اور اس سے ملے جائے گی کہ ان کی اور خدمت ان
میں ملے گی کہ ان کی اطمینان کریں۔

سوم۔ جو مسیحی کہ ان کے دینے میں ہیں۔ بلکہ انہیں کے کاروبار میں ملنے میں ہیں ان

اور جیسار و جیوں کے چلنے باب کی فوج آیت میں لکھا ہے۔ یعنی دُعا کے
بوسیدوں کے حق میں۔

دُعا جیسار اس آیت میں بی بی ہے۔ اُس کے دُعا کے لئے مشق میں ہیں۔

اور جیسار و جیوں کے دوسرے باب کی پانچویں آیت میں ہے

اُن کی صدقہوں کے بارے میں جو اُن کو انجیل کے نام میں تھی۔

چوتھم۔ جیسار کسی خط کے دوسرے باب کی دسویں آیت میں مذکور ہے

اُن کے لئے جیسار کا نام لکھا ہے۔

دسویں لکھا کہ اُن کا نام لکھا ہے۔

پھر ولایت مشرق اور غرب کی گارڈیہ کے نام لکھے ہیں۔

۱۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۲۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۳۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۴۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۵۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۶۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۷۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۸۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۹۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۰۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۱۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۲۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۳۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۴۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۵۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۶۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۷۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۲۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۳۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۴۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۵۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۶۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۷۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۸۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۹۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۰۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۱۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۲۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۳۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۴۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۵۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۶۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۷۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۸۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۱۹۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۲۰۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۲۱۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۲۲۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۲۳۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۲۴۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۲۵۔ چوتھوں میں جیسار کے نام لکھے ہیں۔

۹۔ اور یہ دُعا کرتا ہوں کہ تمہاری بہشت حمد اور برکت سے
تمہارے ساتھ اور بھی زیادہ بڑھ جائے۔

۱۰۔ اور یہ دُعا کرتا ہوں کہ تمہاری بہشت حمد اور برکت سے
تمہارے ساتھ اور بھی زیادہ بڑھ جائے۔

کون کی شخصیت اور مرقی تاجدار اور صاف ظلم روحانی اور کس سے حاصل ہو
اس کے تھک کر پوچھی معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے اچھوتہ اور کھنڈر ہمارے کون سے اور پھر کون
طرح سے روئے کیا ہوئے۔ پھر ہم، اردو انٹیلیجنٹ کے ساتھ جو ہمارے ان کی ہمت مزید کی جھوٹکی ہیں
نہل گئی تھی ہمیں۔

ہم کو یہ بتئے کہ ہم اس واسطے فی علم ہیں اور چند قوں کے گویان ہیں تجیر کر رہے۔
 بندوں کا کھنڈن اوی ہیں جس گہران کو غیبت و حسد و رے کی جھالی یا مسیب سے بھلے قوں
 اصل میں کہتے ہیں۔ مگر یہ گویان بہت بیکار و علم سے بے بہرہ و غرور و غرور سے بے
 اور بی خیال کا کج چہرہ جو اس کے منکر جو علم کے رسوں کو کھاتے ہیں وہ بھی جو سب کی عقیدت
 اور قوں کی کتب سے اور ان کے جو نابت کہ محنت کا سر بٹا کر مہول الہی چار کش کو
 روحانی اور پھیکا کر کے بہت سے یہ علم اس کو ہر طرف سے اور بٹا کر کے بیکار
 کہ جو شعور سے محروم ہے اس کے خاص الامور سے کہ اس میں کچھ اور نہ کہ
 سے سیکھیں سکے۔ شے بے شمار ہم ہی ان کے مقصد علی کا اور جو ہے اور وقت و بہت
 لڑائی کی حالت اور ذہنی بال برائ کو بھی چو جائے۔

ہر طرح کی تعمیر کے ساتھ۔ مگر حافظہ اور اس سے وابستہ ہے اور حصول اور
 اور دوستی کے ساتھ ہے۔ میں میرا کام ہے جس اصول پر عمل کرنا خواہی رہا جسے
 میں سے میرا جو جو ہو رہا ہے اور میری سے ہوتی ہے حکمت عملی اور پاک عملی مادہ کے
 ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ ہمارا کام ہے وہ مسائل کی تعلیم میں جو جو روزمرہ کے کاموں میں جو -
 کے ساتھ ہر قسم کے ساتھ عقل سے دریافت کریں۔ کہ جو بات یا کام چارے سے درپیش ہے
 اس کے ہر طرح کے فرائض اور اس کی تشریحات کی تشریح کیسی کر کے اور اسے واضح
 علم جو اس کے سو فیصد عمل کرنا ہے اس میں ہر کام کو قطعاً منہ نہیں دیتے ہیں۔ ہر کام میں
 ہر کام میں اس سے ملتی ہوئی عقل کا ایک لفظ جس سے ہر کام میں اس سے ملتی ہوئی
 ہر کام میں اس سے ملتی ہوئی عقل کا ایک لفظ جس سے ہر کام میں اس سے ملتی ہوئی

[illegible][illegible]

کی ضرورت کوئی ایک نہیں بلکہ طرح طرح کی مختلف صورتوں میں ہوتی ہیں اور مولیوں کے
مداخلت پر کرتی ہیں۔ ایسی کار آمد اور عملی تہذیب کی بند کی نازک ابتدائی کلیہ کے مطابق
کے فیصلہ کرنے اور غیر ملکی لوگوں کے درمیان اکیمل مشابہت کا کام کرنے میں چھیڑ چھاؤ

۱۔ تاکہ عہدہ ہاتھوں کو پسند کر سکو۔ اور سچ

کے دن تک صاف دل رہو اور ٹھوکر دکھاؤ۔

تاکہ تم عہدہ ہاتھوں کو پسند کر سکو۔ اس سے پہلے ہیست میں اور میں
دعا ہے۔ اس بات پر کہ میں وہ کیا کرتا ہے کہ میں انوں کے لئے میں تہلیلہ ہے
دعا کرتا ہوں وہ کس طرح سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ یعنی جب تم کو کثرت کے ساتھ
محنت حاصل ہو جائے۔ تو اس کو تہذیبی باتوں میں اور ان چیزوں میں کام میں لاؤ جس
تم نے ابھی طرح دیکھ رہا ہے اس کے پسند کر لیا ہے۔ اس اور میں دو مطلب ہو سکتے ہیں
میں کو ہم ذیل میں بیان کرتے ہیں۔

قول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ وہ ان باتوں کو جن میں
اہم فرق ہے۔ اس طرح ہر ایک کو چاہیے کہ مشاغل میں لپوٹے اور اور وہ باتوں میں لڑے
وہ اس کو یہ بتاتے ہیں کہ چاہیے اس کو فرماتے ہیں۔ جو سب طرح جہان میں ہو
یعنی اور ایک باتوں کو تسلل اور ملج کی زلفی باتوں سے رگڑ کر کے پس نہ لیں اگر نہیں
دیکھ کہ وہ ان کے لفظ کے معنی پر مبنی ہے تو اس میں یہ غلط فہمی کے متنازعہ ہیں
بھی کام نہیں ہے۔ وہاں کے چھوٹے چھوٹے باب کی انیسویں آیت ہیں۔ دل کر نہیں کے
باب کی تیسری اور گیارہویں باب کی اٹھاسویں آیتوں میں اور گیسوں کے چھ باب کی
پچاسویں آیت اور اول فصل کی پچاسویں کے دوسرے باب کی پچاسویں اور پچاسویں باب کی
تیسری آیتوں میں اور غیر وغیرہ۔ اگر اس کا غلط فرق کر دیا جائے تو اس کی تائید

کر تھیں کے ہندوؤں باب کی تیسری آیت سے اور گیسوں کے چھ باب
کی پہلی آیت سے ہوتی ہے۔

دوم ان غلطی کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رسول ان کے لئے یہ فرماتا
ہے کہ وہ ان چیزوں کو پسند کریں جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ ہیں۔ اور میں
سننے کی اس لئے دولت کی طرف اپنا ہند کر کے دلالت دے دیا کریں۔ اور سچے کی تہذیبی
ایروں رتلاست ذکر میں بلکہ سچی روحانی سمجھ سے ہمیشہ ان چیزوں کو اپنے لئے چھیں اور
سب کریں اور ان میں سے نیکو ٹھکانے جو تہذیبی اور تہذیبی کے لئے اس کے
مشقیوں میں کو آسان سے وہاں پہلی ہیں۔ ان کا ذکر دوم بطور کے چھ باب کی تیسری
آیت میں اور انیسویں کے چھ باب کی اٹھاسویں اور انیسویں میں اور چھریں
کے چھ باب کی پہلی آیت میں اور اور مقاموں میں بھی مل سکتے ہیں۔ پسند کرنے کے لئے
وہ سچے اگر اس کے معنی میں جائیں تو اس کی نیکو رو میں کے چھ باب کی اٹھاسویں
آیت اور ان چیزوں کے سوسویں باب کی تیسری آیت سے ہوتی ہے۔ اور جو تو
ہم نے اعلیٰ قسم کی چیزوں سے کیا ہے اس کی تائید میں کے چھ باب کی پچاسویں آیت
اور سوسویں باب کی تیسری آیت اور چھریں باب کی پچاسویں کے دوسرے باب کی
پہلی آیت سے ہوتی ہے۔

تین غلطیوں کے تہذیب کی نظر ثانی کی ہے انہوں نے ان دونوں معنوں
میں پہلے معنی کو اپنی ہند کرنے کو ترجیح دی ہے۔ اور پچاس لائٹ فٹ صاحب مفسر
نے بھی اسی معنی کو ترجیح دیا ہے۔ مگر ایک یہ ہے کہ دونوں معنی جو ہم نے اوپر بیان کئے
ہیں کھپ سکتے ہیں۔ اسی کے موافق لفظ رو میں کے دوسرے باب کی اٹھاسویں آیت
میں لکھا ہے۔ اس کے پہلے دووں تہذیب ہو سکتے ہیں۔

سچ کے دن تک وہ سوس باب کی سوسویں آیت میں بھی لفظ
تہذیب میں۔ چھ باتوں کو اس وقت بھی اپنے دلوں میں مضمون کر کے اور سچ کے دن
کو پیش اپنے ضمیر کے سامنے رکھیں۔ ہم کو یہ ہم سے کہ اس وقت سچے دن اور

جسے ٹھوکر ہیں تاکہ جب قدر و ثبات کو اس سے خوشی کے ساتھ دیکھ کر ہرگز نہ کہیں
کہ انکی سچائی کے بارے میں جو شریعہ کہ ہم نے اپنی جہتوں پر ایمان کی تھی اس میں
کچھ نہ ہو۔

مخالف اول یہ ہے۔ ملاحظہ ہو میں رسول اس مقصد کا بیان شروع کر رہا ہوں
چو اس کے نظر نہ تھا کہ اس کی ترکیب و تدبیر با کمال حسن و جفاست۔ یہ بتانی ہیں اس مقصد تک
شروع ہیں وہ صرف رابطہ سے جو مطلب سے پہنچنا کان ہے یعنی تاکہ ۔ اور مطلب دوم
ایسا ایک نیا گیزرنگ اور دوسری وہ زندگی میں ہے جسے کاموں کے جعلی کثرت سے فتنے ہیں
جس عقلا کا ترس یہاں مخالف اول پہلے ہے اس سے مطلب ہے۔ زوال

جے میل سنے نکوشت، بیحد و بین اچھوتا اور سبے وارغ۔
اس کے اصل مطلب کے ہیں، ماقبے خیالی کئے جا سکتے ہیں۔

[illegible]

دوسرے اس کا نام ایک اور پانی لفظ بھی ہو سکتا ہے جس کے معنی میں سورہ
 کی روشنی میں ہے جو طہار کے معنی ہے وہ ہے کہ کوئی ایسا چیز جس کو قرآن
 نے خوب طرح سے بیان کیا ہے کہ وہ اس کا نام ہے اور جو اس
 کے معنی میں ہے وہ اس کے معنی میں ہے۔ میں میں اس کے معنی میں ہے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مذہبوں پر بحث کا مغلطہ یہی ہے کہ ہم نے مذہب سے متعلق سب سے اعلیٰ شکر کا کھانا ہے
مغلطہ یہی ہے کہ ہم نے مذہب سے متعلق سب سے اعلیٰ شکر کا کھانا ہے۔

۱۱۔ اور رہنمائی کے لئے جہلی سے جو لیڈر تھے ان کے ساتھ ہی

راستیازی کے پھل۔ پھل کا لفظ گنبدوں کے پانچویں باب میں آئی ہے۔

مرا دوسرے ہر سادے کتب بینی اور اس کی خلق اللہ اور اسے ہر شے کا صاحب ہوتا ہے
 ہیں کہ ان مصلوب کا مطلب ہے مٹا دیا جائے ہوگا۔ ہر مصلوب کے معنی
 ہیں کہ اس سے لوگ نکل میں اس سے من کا ترجمہ ہوتا ہے کہ جس کو ناپا جو
 پیشوا ہو گیا کہ جس کے واسطے قید ہوں۔ یعنی لوگوں کو سادہ طرح
 معلوم ہو گیا کہ ہر قید میں ہونا مسیح کی وجہ سے ہے اور اس لئے کہ میں ہوں اس
 کے ساتھ ہوں اور کسی قوم یا ملک انہوں سے پائوس رسول کی قید سے یہ تجھے پیدا
 ہوئے تھے۔

اگر وہ پیدا ہوا۔ حال۔ کہ مصلوب باب کی جیسے سوس دھیرہ نہیں میں لکھی ہے
 کسی شہر میں جس نے اس کو دیکھا ہے وہ مسیح پیدا ہوا ہے۔
 دوسرے جیسے فلاطین کے ملک کی دھوڑ اور گیارہویں آئینوں میں یہاں کیا گیا ہے
 دوسرے شہر میں آئینوں میں لاکر بہت کا وارث ہوا۔
 معلوم ہے کہ فلاطین کے پہلے باب کی ساتویں تیرہویں چودھویں اور پندرہویں
 آئینوں سے پایا جاتا ہے۔ دوسرے شہر میں انہیں کی مشاوی خوب
 ملتا ہے چوٹی۔ غرض کہ یس کی پیشگوئی تک سے مسیح کی مشاوی
 ہوا اس کا کام نہیں گیا۔

۱۴۴ اور جو خداوند بنی بھائی ہیں ان میں سے اکثر
 مہر سے قید ہونے کے بہت دیر ہو کر ہنوف
 لدا کا کلام سننے کی زیادہ بخشش کرتے ہیں۔

خداوند میں۔ اگرچہ ان مصلوب کو دیر ہونے کے ساتھ ہی لگا سکتے ہیں
 مگر ہر مصلوب کے لئے کا تصنیف خدا بھائی کے ساتھ ہی سمجھا جائے۔ اس بارے

ہیں اس طرح کو بھی دیکھ لو جو ہم نے دوسرے باب کی آئینوں میں آیت کے خلاف
 لکھی ہے۔

ان آئینوں سے اکثر بھائی۔ یعنی خداوند ہیں جس قدر بھائی وہاں تھے ہیں
 ہیں سے زیادہ تر بھائیوں کے دوسرے میں کو خداوند کے لئے جوش کی ایک حرکت گئی
 مگر خداوند سے بھائی ہوتے وہ ہر ہر دوسرے یا تو اس لئے کہ ان کا دل نرم ہوتا تھا۔
 یا وہ اس کام کے لئے کچھ دوستی نہ رکھتے تھے۔ یا وہ بڑے پاک تھے۔ اعمال کے گھبریں
 باب کی آئینوں اور شاخیں سوس باب کی بارہویں آیت اور اول ترقیوں کے دوسریں
 باب کی پانچویں آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ہیں جب اکثر زیادہ تر دوسریں
 کا ذکر کیا ہے تو وہ بدعا مخالفت ہمارے لئے تھے ہیں۔ مگر یہاں اس کے برعکس
 حال ہے۔

مہر سے قید ہونے کے پہلے سے دیر ہو کر۔ یعنی یہی قید کے
 باعث سے ان کو دیر کی حاصل ہوئی۔ کافی پر اور ہوسن صاحب مصلوب کی ہیں لکھے
 ہیں ہے۔ اور اس معنی سے ہوسن کا صحیح مطلب معلوم ہوتا ہے۔ ہونکہ ہوسن کی قید کا
 باعث ایک بڑا شاندار تھا اور وہ ایک بڑے مہلکی شخص کی مشاوی کرنا تھا۔ اس
 وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ایک یا جو شہید پیدا ہو گیا۔ خاص کر جب انہوں نے دیکھا
 کہ اس سے آئین کی صاف طرح ترقی ہوتی ہے ہونکہ ایک ایسا شخص تھا کہ مسیح
 کے لئے شہید ہوا۔ یعنی یہی قید کا سمجھنا تھا۔ اور چند دیر میں پڑا ہوا تھا۔ تاہم وہ
 قید کا شکار نہ ہوا۔ یعنی یہاں قید نہ ہے۔ بلکہ قید کی نسبت ہی زیادہ تر خداوند سمجھی جاتی
 اور ہدایتی ہیں یہ اثر ہونا چاہئے کہ سب لوگوں میں ہر کہ طرح تاثیر کرے

بے خوف۔ یہ ظاہر ایک صفت فعل ہے۔ اور انہوں میں صرف چارہ قید آتا
 ہے۔ بولے خداوند ہیں تو ایسے دلاویز ہوتے ہیں کہ ہوسن ہوسن کے عطا کی بارہویں باب
 میں لکھا ہے۔ یہ دھڑکدھڑا پٹ بھرتے ہیں مگر اس کے برعکس پتے سے ہیں
 اور تھے ہیں ہونکہ ان کی آئینوں کے پہلے باب کی چھ ہزارویں آیت کے مطابق ہے خوف خدا کی

پھر ان کو اختیار کر لیں۔ واسطہ دست کے خیال ہیں پڑے رہیں یا قومی دستوروں کے
اپنا پاس پرستہ ہیں۔

بعض تو حسد اور جھگڑے کی وجہ سے اگر اصل کے مظلوم کو اس
جزعہ کیا جائے تو بہتر ہو کہ بعض واقعی حسد اور تکبر سے ایسا کرے جس میں اگرچہ وہ
یسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اس کا یہ مظلوم بنیں کرے۔ تاہم یہ بات علمی و واقعی حسد
سے کرنے کے اندامی کے متناظر ہو یا باپ کی بھارتیوں کی آیت اور فرس کے
ہندوؤں کی باپ کی دوسری آیت میں یہ کہتے ہیں ان مقاموں پر یہی ان مظلوموں کا آقا
قابل افسوس ہے۔ رور کی کلیہ میں جو لوگ ایسا کرتے تھے ان کی باعث یہ جنگ
وچوئس رسول کے بدو خ کا مدد کر کے تھے اور اس کے لئے جنگ کرنے تھے کہ کسی
لڑج پارے نئے کے حاکم فرنی کے طرہ فریاد ہو جائیں۔ اس ملک میں بھی ضرور
ہے کہ کراں لوگوں کے حسد سے بری رہی جو پوری پوری نہیں کرتے اور ہم میں
تقریب کا علاج پیدا ہو جائے کہ ہم کسی خاص ظالمری نظام کو مٹانے کے لئے ضروری
سیکھنے لگیں۔ کلیہ خاند کے باوجود فریاد میں ان کے لئے ہم سب کو افسوس ہے
اور ان سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ اور اگرچہ ہم کو چاہئے کہ اپنی اپنی کلیہ خاند سے
پرہیز کریں اور مٹانے میں ہر ایک ہم اس کا کلیہ رکھیں کہ ہمارے ملک اور لوگوں کے ساتھ
کشتہ ولی اور محنت کے ساتھ ہو۔

اور بعض نہایت غلطی سے۔ میں غلط کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے اور
 نہیں میں جانتا ہوں معنی میں اس پر کہ کوئی شخص وہ حکم کرے جو اس نے اپنی نظر میں
 چاہے معلوم ہوتا ہے اس معنی میں یہ غلط معنی کے کیا جھوٹے باب کی جھوٹوں میں
 اور ہوتا ہے دوسرے باب کی اس میں اس پر اور افسوس کے معنی اس کی پانچویں
 اور نویں آیتوں اور تینوں کے دوسرے باب کی تیرہویں آیت میں آیا ہے یہ
 غلط اس معنی میں اس پر کہ کوئی شخص اپنے نیک دل کی مرض سے کوئی کام کرے
 اس معنی میں یہ غلط ہے دوسرے باب کی چہارم آیت میں اور شام کو آئے ہیں

اسب کی چودھویں آیت اور دم تھا ایک سو ستے پچھلے اسب کی گیارھویں آیت ہیں
گام آگاہ ہے شکر و س فقام کی چھ چاروں شریعت کو کہ رسو ہے اس میں یہ مفا و ولوں میں
ہیں شامل معلوم ہوا ہے۔

ہر لوگ مسیح کی منادوں کی اپنی پسند اور خوشی کی خاطر اس کے ساتھ بھی کر رہے تھے۔ احمد
بنی ٹیکہ لکھتی تھی۔ وہ بھی گیارہ لکھ واپس تہم ہوسر کو بھی غارتہ پہنچا تھا۔ چاہتے تھے کہ وہ
مردوں کے دل کو بخوش کرنا چاہتے تھے۔ اسی لئے خوشیوں، ہول، مساجد، اس کے
رقاد، ہی کی خوشنغمہ مراد لکھتے ہیں۔

۱۶۔ ایک تو محنت کی وجہ سے بچہ بچہ کس کس کی

سناوئی کرتے ہیں کہ میں خود شجرہ کی جواہری کی جاسے نظر آتا

خوشخبری کی بجا یہی کہے گئے۔ ساتھ ہی آیت میں بھی یہی مضمون ہے۔
 سارے کونے کونے میں خدا کی اور انسانوں کی گون گون کی کھینکھینک
 سب کے دلوں میں بے شک و شبہ کی خوشخبری کے ساتھ ساتھ ایک اور خوشخبری
 بھی پہنچ رہی تھی۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جس نے یہی پہچان لیا تھا کہ
 یہاں سے مسیح کے ظہور کی حقیقت تھی۔ مگر یہ یقیناً ایک ایسا شخص تھا جس نے
 اس کے پیشروں کو اب بھی اس میں شک و شبہ نہ تھا کہ یہ مسیح ہی ہے۔
 وہ ایک ایسا شخص تھا جس نے مسیح کے مقاصد میں اپنی تمام کھینکھینک
 انسانیوں کو اس کی خدمت میں لایا تھا۔ یہی خوشخبری کی جو پہلی اور حتمی
 حقیقتیں تھیں۔ انہوں نے ان کے لئے ایک نیا خدا دیا۔ اسے یہاں پہنچا دیا کہ
 یہ مسیح ہی ہے۔

تفسیر یہ ہے کہ کون سلطان ہیں اشارہ ان لوگوں کی طرف ہے جو سو پر الزام لگاتے تھے کہ اس کی تعلیم جیوتھی ہے اور قومی تفسیر کے برخلاف ہے۔ اور اس طرح جو بدوہی مسل سے بھی بدوہی شہر میں رہتے تھے ان کی نظر میں رسول کو ذلیل کرنے کے لئے عرض یہ کہ ان مشغول ہیں رسول کو مطلب ان سب لوگوں سے ہے جن میں یہ ساری باتیں جو پیش بیان کرتے ہیں۔ پانچ بجائی نہیں جو جن کی غرض یہ تھی کہ وہیں کو سب سے متنا کریں اور عیب دیں، تعاقب بھیلا ہیں جس مقام کا ترجمہ رہا ہے کہ یہ کیا ہے کہ میری قید میں میرے سٹے تعلیمیت پیدا کریں اس کا ترجمہ لاشٹ فٹ صاحب یہ کرتے ہیں کہ وہ میری رنجیوں پر ایڑیوں سے بری، انگوٹوں کو گھسیٹ لگاتے ہیں حقیقت میں جو مصیبت کے ستر و نانی ملے ہے اس کے اصل میں ہیں بھی یہی کہ کسی چہر کو گڑھا اور دانا۔

۱۸۔ پس کیا چلو، یہ صرف یہ کہ ہر طرح سے مسیح کی منادی ہوتی ہے۔ ہر مانے سے ہو خواہ سچائی سے اور اس سے تین خوش ہوں اور ہر خوشی بھی

پس کیا ہونا یہ صرف یہ کہ ہر طرح سے مسیح کی منادی ہوئی اس سے کہ رسول کہتے ہیں کہ حق پامانہ تھو ہے وہ ہیں تو مسیح کا ایک شخص قلام بیویا، اور ایک چہر جو نہیں پس ہر اس میں کیا تھا ان سے وہ عرض رسول یہ کہنا چاہتا ہے کہ مسیح بہتر تو یہ استہسار ہے کہ میں کی غلامت کا کچھ خیال نہ کروں مگر میں کا ایک اثر خدا ہوتا ہے اور صرف ایک ہی اثر ہے کہ اس سے کہے کہ ایک مسیح کا نام مشہور ہے اس سے کہ اس کے کام کی ترقی ہوتی ہے۔

یہ مانے سے جس مقام کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس کے اصل میں چہر کو دکھانے کے لئے اس سے عینی جو راویا مطلب کہ ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ اور بعضوں کے جھپانے کے لئے ہر دے کا کام دیتا جو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو باتیں

بیت درست ہیں وہ بھی دعوے بازی کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ اس کی مثالیں ہیں ہیں اور مقاموں پر بھی پائی جاتی ہیں مشملہ۔

اقول تو جس کے، یہ صوبہ باب کی چاہیوں اور لوگ اس کے پاسوں ہسب کی میلانا کیسوں آیت میں دکھانے کے لئے کچھ مانگے کا ذکر ہے۔

دوم۔ اعمال کے مشا کیسوں باب کی کیسوں آیت میں ہر مانے سے کہہ کر دے کا بیان ہوا ہے۔

سوم۔ شمس کیسوں کے وہ سرے باب کی پانچویں آیت میں اس جہ کی طرح ہر مانے سے دکھانے کے لئے مشا کی کر کے کا ذکر ہے۔

چہارم۔ یہ حنا کے پندرہویں باب کی پانچویں آیت میں، وہاں شمس سے ہر مانے سے ہر مانے کا ذکر ہے۔ جو پانچویں مقام اس سے سے مناموں پر ہر مانے

آپا ہے۔ وہ ایک ہی ہے۔

مشادی کے لئے جو مقام اس آیت میں ہے وہ وہی ہے جو مشر صور میں آیت انسا یا ہے جس کے معنی شمس کو اس کی بات کا مستند دینا یا کسی بات کی خبر دینی اس سے کہیں خوش ہوں اور خوش رہو مگر کبھی۔ اس کا ہر ترجمہ ہے کہ میں اس سے خوش ہونا ہوں۔ ہاں۔ اور صرف خوش ہو کر رسول جو بات میں خیر مدد پر چاہا ہے اس سے کہتے ہیں کہ میں اس کے عہدات کی کس بخش دانی ہاں ہے۔ وہ یہاں کرنا چاہا ہے کہ ہر دے کے اندر جو دو باتوں کی رو سے ہیں چوں کہ ہر دے میں ہیں سے اس طرح اپنے نفس پر دلچ پائی۔ جو شخص کہ تاہم ہر دے اور ہر دے مالک کی عادت ہر دے کی دیکھ کر خوشی نہ لگتا ہے ہر چہ اس سے اس کی ان بات خاص کہ ہے خوشی ہوتی نظر آتی ہو۔ اس حوالہ کے متعلق جو حنا کے پندرہویں باب کی کیسوں اور پندرہویں آیتوں کو بھی ملاحظہ کرو۔

خمس۔ رسول جس پر دیکھتا ہے کہ میرے مالک کی بررگی ظاہر ہونے کا ایک نیا موقع ہے تو اس نے دل کے خیالوں کو بالکل دبا دیا ہے۔ پس اگر چہ یہ لوگ

جو اس کے مخالف تھے مسیح کی مشاوی ایک بڑے تاریخی مطلب کے لئے تھے۔
وہیں رسول اس میں دل سے خوشی من سکتا تھا۔ کیونکہ اس امت سے بھی مسیح کی ہیبت
جس پر مومنانیں تھاپڑتی تھیں۔ اس بارے میں اب اس کے ساتھ یہ سوال پیش نہ تھا
کہ وہ ان کے مخالف اور دوسرے میں کس راہی پیروی شریعت اور دستور مانے یا نہیں
یہ تو اس سے پہلے کی تمہیں کے کوہ چارے کی حیرت کبھی جیسے کہ اس نے کلیسا کو
پاک صاف دیکھنے کی ایک سرگرمی سے کلیسیا کے بارے میں کیا ہی۔ مگر اس موقع
پر غیر قوموں کے درمیان انجیل کی خوشخبری پہلے کا سرخشا ایک امر دیکھ رہے تھے۔

۱۹۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تمہاری دُعا و ریسوع مسیح
کے روح کے انعام سے اس کا انجام میری نجات ہے۔

تمہاری دُعا سے یہی علاج چھٹی آیت نہایت زیادہ ہے۔ رسول نے ان کے
میں سے دوسرے درجہ سے کئی ایک ایسے ایسے کو دیکھا کہ وہ بھی ان کے لئے دُعا سے
کرتے تھے۔ ان کے دلوں میں مسیح پر سے اکثر یہ مشاعرے گزرتے تھے کہ وہ اس کے لئے
خدا سے دعا کرتے تھے۔ مثلاً رومیوں کے یہ رسول باب کی تیسویں آیت میں اچھا اور
کے چھٹے باب کی اٹھارہویں اور تیسویں آیتوں میں اور تیسویں کے چھٹے باب
کی دوسری تیسری آیتوں میں اور صفحہ اور جگہوں میں بھی۔

یونانی میں جس ترکیب سے یہ لفظ آئے ہیں ان کے معنی یہ ہیں کہ روح کا انعام ان کی دُعا
کے یہ سب ہیں جو کیا ہے۔ یہ دُعا ایک ہی ہے جس کے پورے ہیں۔ ایک ان کی طرف کا
کا م سے یہی دُعا۔ لہذا دوسرے کی طرف کا کام ہے۔ یہی روح کا انعام ہے۔
یہ مسیح مسیح کے فروغ کے انعام ہے۔ ان مصلحتوں کی جس ترکیب
پر اس کا ذکر ہے اس دُعا کے وہ معنی دوسرے ہیں۔

اولیٰ کہ کہہ کر نام جو روح دیتا ہے۔ کالی ہیر اور پوسن مفسران ہی اس کو لے
کر اس فقرے کا ترجمہ کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی روح کے وسیلے سے میری ساری
دُعا میں پوری ہو جائیگی۔

یہ سن کر دوسرے سنی سننے والے تھے کہ وہ کثیر انعام جو روح خود
ہے جس کی مراد ہے کہ روح اللہ جس کا مقصد غارت گری ہے وہ رسول کی دُعا
کے اندر بھی زیادہ کثرت کے ساتھ حاصل ہو گا۔

اس مقام پر یہ دونوں میں بھی فرق کھینچ سکتے ہیں۔ اگر لفظ کا روح کا کوئی زیادہ
جیسے طور پر حاصل ہو تو ضرور ہے کہ ہر ای ساری امانت میں زیادہ تر بڑے طور
پر روح خود حاصل ہو کہ چند کام تیسویں دُعا کے میں کثیر انعام کی تلاش میں ہوں
تو ضرور ہے کہ وہ اعمال کے پہلے اس کی تلاش میں آیت اور چھٹے باب کی
آیتوں میں تیسویں آیت میں اس کا ذکر ہے کہ وہ بڑے اور بڑے دُعا
حاصل ہو جائیگی۔

لہذا یہ یونانی یہاں جو لفظ ہے اس کا مطلب ہے کہ کثرت کی تلاش کا پڑی کثرت دُعا
سے زیادہ یا اور زیادہ تر دُعا یا کام میں دُعا کے چھٹے باب کی تیسویں آیت میں بھی
لفظ پھر آتا ہے۔ اور یہی دُعا کی ہے جو لفظ ہے جس کے معنی ہیں ناپتنے کلمے کی پڑی کثرت
کی محنتوں کا شرح اٹھانا۔ اسی لفظ سے لفظ چھٹے باب کی تیسویں آیت میں بھی
دُعا ہے۔ یہ رسول کو روح کے فیض و کثرت کا انعام شریعت کے ساتھ ایک نو
ہے یہی حاصل ہو گا لفظ۔ اب وہ فیض کے سمجھنے کی دُعا ہے جو اب ہیں اور زیادہ
کثرت میں کا یسوع مسیح کے روح القدس کے لئے اور کثرت کے اثر سے جانے
کا امیدوار تھا۔ یہ غارت گری ہے جو یسوع مسیح میں سے صادر ہوتا ہے۔ اس کا کثرت
انعام کے دل میں پیدا کرتا ہے۔

اس کا انجام۔ تن کا ذکر یہ رسول کی آزمائش اور دُعا کی موجودہ حالتوں کی طرف
سے یہی رسول کا پھر پھر دُعا ہے جس پر ہونا اور اس کے ساتھ اور جس قدر کہ وہی

کھڑے رہنا، ٹیکہ اور پیسہ میں اس کو اٹھانے کی ضرورت نہیں۔

پیری شجاعت ہو تو کمالی سید سے سر کا انجیل جہاں با تعلق ہو تو
 یہ اللہ شجاعت کی تہوں سے رہا ہو تو کمالی سید سے سر کا انجیل جہاں با تعلق ہو تو
 حاجی کی سید سے رہا ہو تو کمالی سید سے سر کا انجیل جہاں با تعلق ہو تو
 نقاب کمالی

[illegible]

1997

۲۔ چنانچہ میری ولی آزموا را امید بھی ہے کہ میں کسی بات میں شریعت نہ ہوں۔ بلکہ میری کہاں دلیری کے باعث جس طرح مسیح کی تعظیم میرے بدن کے سبب سے پیشہ ہوتی رہی ہے۔ اُسی طرح اب بھی ہوگی۔ خواہ میں زندہ رہوں خواہ مرؤں۔

چنانچہ میری دلی آرزو اور امید یہی ہے۔ یعنی زور کا لپٹا کر
 ہری دلی آرزو کے موافق ہے۔ وہی آرزو کے انکار و منہ دہی کے ساتھ میں باہر کی
 دوسری بات میں صرف ایک بار پھر آئے ہیں اور ان کا مطلب سمجھنے سے کہ
 ان کی طرف توجہ دے جو شوق کے ساتھ کسی شے کی ناک میں رہتا ہے
 اور کوئی کچھ دوسرے کو سرگے کھائے چوستے لگتا ہے۔ اس خیال میں یہ بھی نہ
 ہے کہ جو مطلب دلوں میں سما جاتا ہے اُس کے شوق میں باہر کی شے کسی بات
 کی کوہا۔ ورنہ نگہ ہانے کے لئے کہا کہ یہی دور ہے اور لگا شکل ہے جن
 دن مظاہر میں یہ محاورہ آتا ہے کہ کوئی سیر نہیں پیدا ہوتا ہے کہ کسی کا سامان اور جان
 و جسمیں پر لگ جاتا ہے۔

اُقل کو حیب اسی بہت ہیں درج ہے ہمارے اسی زندگی کے درمیان سے
کا جہاں ہر زندگی ظاہر ہوئے تہ پر

۱۔ نے میں مسیح کے آئے اور جس کے متعلق ساری باتیں ہیں۔

کہ جس کسی ہاتھ میں شمشیر ہے وہ جو چاہے اسے اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتا۔

آؤیں تو اس مقام پر کہ میں کسی بات پر مستحضر نہ ہوں

وقت وہی باب کی تشریحوں میں ہے کہ کسی حالت میں درشت نہیں کیا
ستور دوسرے باب کی تفسیر آیت میں کہ لکھتے، حریر یا قلم کے باعث
کوئی بات نہ کرو۔

چوتھا جو تفسیر باب کی چھٹی آیت میں کہ کسی حالت میں درشت نہ کرو۔
بیشک ہوا۔ جب مفسر شریعت ہونے کے اخلاق کا مطلب اس آیت
میں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کسی کی تفسیر کے بارے میں اس بارے میں ہے۔

بلکہ کہاں دلیری کے باعث۔ دلیری کے لئے جو لفظ ہے اس کے
ماقہ سے یہ خیال پیدا ہوا کرتا ہے کہ جو نے دلیری جو ناہور یہ رسول کے دل کا
ایک بار اخیل ہے۔ یہی خیال اس لفظ کا روانہ کے لئے صحیح مفسرین کے لئے ہے۔
کہا ہے اور یہی خیال اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے اس کی تفسیر میں۔ انیسویں اور
اکتیسویں تیسرے اور انیسویں کے چھٹے باب کی آیت میں اور اس مقام پر
یہی ظاہر لفظ آتا ہے جس میں رسول کو زیادہ تر عام لفظ تو جو اس کو مسیح کی
گوئی دیتے ہیں زیادہ تر دلیری کے ساتھ کام میں لانا ہی تھا۔ دلیری کا لفظ اس مقام
میں ضرور کے لئے ہے۔

مسیح کی تعظیم جو کہی۔ یہاں اس میں کوئی شک نہ کہ رسول یہ کہتا کہ کہاں دلیری سے
کا ذکر و لکھنا۔ مگر یہی۔ جو کہ ہے آج کو چھپا ہوا ہے کہ ہونے والا کو دیکھا ہے
یہ اس کے قول کا ایک عملی مثال ہے جو اس کے لکھنے کے دوسرے باب کی ہونے
آیت میں بیان کیا ہے کہ نہیں۔ بلکہ مسیح ہی عیسیٰ کے بارے میں یوحنا رسول کی
انجیل کے تیسرے باب کی آیت میں درج ہے اور ذکر کرو جس کتاب کے ساتھ
یہ لفظ اصل یونانی میں آئے ہیں۔ اس کے خیال پر اشارے کا یہ ہوتا ہے۔

میسرے بدلنے کے بعد۔ جب روایتوں کے چھٹے باب کی تفسیر میں اور
چار سو میں باب کی پہلی اور آخری تفسیر کے چھٹے باب کی تفسیر میں اور دوم کہ تفسیروں کے
جو تفسیر باب کی دوسری تفسیر میں پایا گیا ہے۔ یہاں کہ کو لازم ہے کہ یہ تفسیر

کی روح کے ذکر کو دے تاکہ وہ اس کے ماتھے میں کام کرنے کا ایک عمل نہ ہو بلکہ
ایک عمل خیال ہے کہ خدا نے اس میں وقار میں ہمارے ناچیز بدلوں کے دیکھنے سے
بزرگ و جلال پائے۔ اس تفسیر میں اور ہندو و حکماء کی تعظیم میں رہن و آسان کا طریق ہے
جو یہ سمجھانے میں کہ ہم ہر ایک کا چاہتا ہے۔

خواہ اس زمانہ میں ہوں خواہ عربوں۔ ان مفسرین میں رسول کی زندگی کے
اس بھاری موقع کی طرف اشارہ ہے۔ جس کے بارے میں اس کو تحقیق ہو نہ تھا کہ اس
کردار کے لئے جو اس وقت کے لئے جو کسی سے بڑے خوف تیار ہے۔

۲۱۔ کیونکہ زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے جو مرنا منع

کیونکہ میرے لئے۔ میرے لئے کے لفظ یونانی میں پڑا ہوا دیا گیا ہے۔
اس اس سے رسول کا یہ طلب ہے کہ وہ اس کے لئے یہ بات کہہ ہی ہو۔ مگر میرے
لئے تو جیسا مسیح ہی ہے۔ دوسرے یہ یا دوسرے کہ اس میں میرے لئے لفظ تعلق کے ساتھ
سے نہیں کہتا مگر اپنے دل کے ذاتی فیضان اور تفسیر کے لئے دینا چاہتا ہے۔

میرے لئے زندہ رہنا مسیح ہے۔ اگر کسی بات کا مختصر اور بڑے لفظوں
میں بیان کرنا ہی ہو تو کہ زندگی مسیح ہے۔ سارا زندگی میں ہیں۔ اس کا سارا سفر اور
خوشی اور شوق اور غم اور آسائشیں شامل ہیں۔ ان سب کا خدا خدا ایسا انداز کے لئے اس ایک
مظاہر آج، چھ سو میں خدا میں بار بار آتا ہے۔ یہی مسیح کی تفسیر کے دوسرے باب کا
دوسری آیت میں اور تفسیروں کے تیسرے باب کی آیت میں بھی رسول نے
یہ خیال درج کیا ہے۔ اس کے لئے پڑا ہوا مسیح ہے۔ مسیح کے مسیح سے چھ سو
ہو کر زندہ رہنا زندگی نہیں ہے۔ مسیح کے ساتھ رفاقت رکھنا۔ اس کی خدمت میں ملنے جانا
ہر امت میں بھی کوئی مسیح سے بڑی غرض سمجھنا۔ اس کا نام تحقیق زندگی ہے۔ ان اشخاص
میں جو عمل کا مظاہر ہے اس کی تفسیر ہے نہ کہ کسی کے بھی طریق پر رہا رہا رہا۔

کام میں آکر لایا ہے۔ پاس رسول جس لفظ کو ایک بار اور اسی خط کے دوسرے باب کی بارہویں آیت میں کام لایا ہے۔ اور وہاں بھی اس کے معنی خود حاضر ہونے کے ہیں۔ مسیح یسوع میں یون مسیح یسوع تھا، اسے خوش ہونے اور غم کرنے کا دھڑہ چوہ اور تمہاری خوشی اور غمناکی سے متعلق رہے۔ رسول پائس پوشیدہ اس بات پر ضرور پناہ دیتا ہے کہ سارے مسیحی جو کچھ دلوں میں محسوس کریں وہ ایمان کے فیصلہ خداوند مسیح میں چوڑا ہونے کی وجہ سے معلوم کریں۔ اس باب سے جس کو کچھ احسن دوسرے باب کی آیتوں سے متعلق لکھا ہے وہ بھی دیکھو۔

نہایت چوڑا ہے جس لفظ کا ترجمہ لیا اور جو مانا گیا ہے۔ وہ وہی لفظ ہے جو قرین کریمت میں بھی آیا ہے۔ اور یہ رسول کا ایک دلچسپ نقطہ ہے وہ مسیح پر مطلقاً ہر کام میں الگ ہے۔ اور لفظوں کے معانی یہ مطلقاً بالکل دھڑہ سے پہلے اس کی قرین اور پختہ دیکھو۔ وہ جسے باب کی بارہویں آیت میں دو غم اور چوڑا ہونے کی بات کی ہے۔

۲۷۔ صرف یہ کہہ کر کہ تمہارا چال چین مسیح کی خوشخبری کے موافق ہے تاکہ میں خدا آؤں اور تمہیں دیکھوں خداوند آؤں تمہارا حال سنوں کہ تم ایک شخص میں قائم ہو اور انجیل کے مان کیلئے ایک جان جو کرنا چاہتا تھا کرتا ہو

ساتویں آیت سے لے کر تیسویں آیت تک رسول مسیحی چال چین اور دھڑہ کے لئے لکھا کرتا ہے۔

صرف یہ کہہ کر کہ تمہیں دیکھوں خداوند آؤں۔ صرف کے لفظ کیساتھ کچھ عبارت ملکہ ہے جو رسول کے چہرہ پر ہے۔ اسی طریق کی عبارت اسی لفظ صرف کے ساتھ لکھیوں کے دوسرے باب کی دسویں آیت۔ اور دیکھو باب کی

بارہویں آیت اور دوسرے فصل کیوں کے دوسرے باب کی ساتویں آیت اور شاید ان کی تفسیروں کے ساتویں باب کی آیتوں میں آیت میں بھی ملے۔ انکو بھی دیکھو۔

کہ تمہارا چال چین وغیرہ اس عبارت کا نقلی ترجمہ ہے کہ تم اپنی جان میں حیثیت سے کہ روحی شہر کے باشندے ہو۔ اس طرح لکھا کہ مسیح کی آیتوں کے

دل جو چھوڑ کر رسول مسیحیت روئے کے پانچ لفظ سے اپنا خدا کی سیجوں کو نکال رہا ہے۔ جو ایک روحی مسیح کے باشندے تھے۔ اس لئے اس کا دل کو یہ حیثیت روحی شہر دینا

کے، متعلقہ کے پیرا میں یہ لکھا ایک مناسب عبارت تھی۔ دیکھو باب کی بیسویں آیت میں بھی اسی ہی عبارت ملی ہے۔ اس کو بھی دیکھو۔ یاد ہو گا کہ جب رسول مسیحی

خود تھا تو اس نے اس وقت پہلے سے بھی اسی طرح ہی کا ذکر کیا تھا کہ میں ایک روحی

آیت اور چنانچہ اعمال کے ساتویں باب کی تیسویں آیت سے آیتوں میں باب دیکھو

مسیحوں کا بھی ایک شہر اور اس شہر آسمان پہ ہے اور ان کے بھی اسی طرح اس بات شہر کے باشندے ہونے کے سبب سے بڑے بڑے حقوق اور مخلص اور استغاثہ ہیں۔

انہیوں کے چوتھے باب کی چھیروں آیت کو اس درجے میں چھوڑ کر دیکھو جو فصل بیسواں

اس حال پر ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ کسی بھی مسیحیت کے باشندے ہونے کے لئے جو فرض ہیں ان میں سے کوئی ایک یا دو اور اعمال کے تیسویں باب کی پہلی آیت

میں آیا ہے جہاں اس لفظ کو ایک بار دو گنا دہرایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیحی مسیحیت

اس کے معنی ہونے کی حیثیت سے جو فرض ہیں ان کا کوئی ایک کے ساتھ ہو کر نہ اس کے مطابق ایک اسم بھی ہے جو اعمال کے تیسویں باب کی آیتوں میں آیت اور تیسویں

کے دوسرے باب کی بارہویں آیت میں واقع ہوا ہے اور پانچ لفظ سے اس شہر کے

سننے جو لفظ ہے وہ لفظ اس کے چہرہ میں باب کی چہرہ میں آیت اور تیسویں باب کی

بارہویں آیت اور اعمال کے آیتوں میں باب کی آیتوں میں آیت میں آیا ہے۔ درجہ

شہر یا چہرہ کے سننے جو لفظ ہے وہ لفظ کے دوسرے باب کی تیسویں آیت میں

آ ہے۔ مسیح کی مسیحیت کے باشندے ہونے کے باعث سیجوں کا دل عرض ہے کہ

اسی دن کی دینداری کے ساتھ فرما رہا ہے۔ اس کا جھنڈا جو اندری کے ساتھ دکھائیں اور اس کے سے چار کریم اور دو گھڑیاں۔ کالی ہیرا اور چونس مسکروں نے سر ہارست کا ترہن سے طرح کیا ہے۔ یہ کہ تم صرف اس طرح زندگی بسر کرو جیسا کہ مسیح کی خوشخبری کے لائق ہے اس کے شکار یہ بائیس ہیں۔ ان کے پاس ہر ایک کی کاروبار میں سے کچھ کچھ بعد اس کی گھوڑیاں سے نام ایک ایک لکھتے نظر آتے ہیں۔ ان کے ہاں کام ہیں اور وہ اپنے اپنے اپنے رشتہ جو مسیح کے بعد ہے۔ یہ کہ مسیح متعلق جو عہد واجب ہیں۔ اس طرح ویران ہیں ایک ایک کے ساتھ سادہ سے یا شاید کوئی اور۔ یہ بائیس تو وہ ہیں جو اپنی مسکنات میں مسکن رہتے ہیں۔ ان کے سر پر ریشم کی چوڑیاں۔

خوشخبری کے مسیح کے لائق ہیں جو مسیح کے لائق ہیں۔ یہ تو وہ ہیں جو مسیح کے لائق ہیں۔ ان کے ہاں کام ہیں اور وہ اپنے اپنے اپنے رشتہ جو مسیح کے بعد ہے۔ یہ کہ مسیح متعلق جو عہد واجب ہیں۔ اس طرح ویران ہیں ایک ایک کے ساتھ سادہ سے یا شاید کوئی اور۔ یہ بائیس تو وہ ہیں جو اپنی مسکنات میں مسکن رہتے ہیں۔ ان کے سر پر ریشم کی چوڑیاں۔

ان کے ہاں کام ہیں اور وہ اپنے اپنے اپنے رشتہ جو مسیح کے بعد ہے۔ یہ کہ مسیح متعلق جو عہد واجب ہیں۔ اس طرح ویران ہیں ایک ایک کے ساتھ سادہ سے یا شاید کوئی اور۔ یہ بائیس تو وہ ہیں جو اپنی مسکنات میں مسکن رہتے ہیں۔ ان کے سر پر ریشم کی چوڑیاں۔

ان کے ہاں کام ہیں اور وہ اپنے اپنے اپنے رشتہ جو مسیح کے بعد ہے۔ یہ کہ مسیح متعلق جو عہد واجب ہیں۔ اس طرح ویران ہیں ایک ایک کے ساتھ سادہ سے یا شاید کوئی اور۔ یہ بائیس تو وہ ہیں جو اپنی مسکنات میں مسکن رہتے ہیں۔ ان کے سر پر ریشم کی چوڑیاں۔

ان کے ہاں کام ہیں اور وہ اپنے اپنے اپنے رشتہ جو مسیح کے بعد ہے۔ یہ کہ مسیح متعلق جو عہد واجب ہیں۔ اس طرح ویران ہیں ایک ایک کے ساتھ سادہ سے یا شاید کوئی اور۔ یہ بائیس تو وہ ہیں جو اپنی مسکنات میں مسکن رہتے ہیں۔ ان کے سر پر ریشم کی چوڑیاں۔

ان کے ہاں کام ہیں اور وہ اپنے اپنے اپنے رشتہ جو مسیح کے بعد ہے۔ یہ کہ مسیح متعلق جو عہد واجب ہیں۔ اس طرح ویران ہیں ایک ایک کے ساتھ سادہ سے یا شاید کوئی اور۔ یہ بائیس تو وہ ہیں جو اپنی مسکنات میں مسکن رہتے ہیں۔ ان کے سر پر ریشم کی چوڑیاں۔

ان کے ہاں کام ہیں اور وہ اپنے اپنے اپنے رشتہ جو مسیح کے بعد ہے۔ یہ کہ مسیح متعلق جو عہد واجب ہیں۔ اس طرح ویران ہیں ایک ایک کے ساتھ سادہ سے یا شاید کوئی اور۔ یہ بائیس تو وہ ہیں جو اپنی مسکنات میں مسکن رہتے ہیں۔ ان کے سر پر ریشم کی چوڑیاں۔

ان کے ہاں کام ہیں اور وہ اپنے اپنے اپنے رشتہ جو مسیح کے بعد ہے۔ یہ کہ مسیح متعلق جو عہد واجب ہیں۔ اس طرح ویران ہیں ایک ایک کے ساتھ سادہ سے یا شاید کوئی اور۔ یہ بائیس تو وہ ہیں جو اپنی مسکنات میں مسکن رہتے ہیں۔ ان کے سر پر ریشم کی چوڑیاں۔

ان کے ہاں کام ہیں اور وہ اپنے اپنے اپنے رشتہ جو مسیح کے بعد ہے۔ یہ کہ مسیح متعلق جو عہد واجب ہیں۔ اس طرح ویران ہیں ایک ایک کے ساتھ سادہ سے یا شاید کوئی اور۔ یہ بائیس تو وہ ہیں جو اپنی مسکنات میں مسکن رہتے ہیں۔ ان کے سر پر ریشم کی چوڑیاں۔

یہ سب تو فراموش کرنا کہ وہ جہاں جس جہ سے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی سرحد میں
جس میں وہ لوگوں کی زندگیوں میں برائی ہے، ان کے لئے جو سب سے بڑی برائی ہے اور ان کی
اور ان کی سب سے بڑی برائی ہے۔

ہم کو یاد رکھنا چاہیے کہ جس شخص نے ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
کی برائیوں سے بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے

۱۔ تاکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت
خستہ پار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔

تاکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا ہو، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے

مفسرین نے ان الفاظ کے ظاہر میں ان کو محسوس کر کے فرماتے ہیں کہ وہ بہرہ ور بنا
ہو گیا، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے

جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے

۱۔ تاکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت
خستہ پار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔

تاکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا ہو، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے

۱۔ تاکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت
خستہ پار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔

تاکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا ہو، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے
بڑی برائی ہے، جس میں وہ ان کی برائیوں کو دیکھا ہے، وہ ان کے لئے

۱۔ تاکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت
خستہ پار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا۔

اس نامی پر انھیں لا مقابلہ ہندوؤں کے مصمم دیوتاؤں کے تصور سے کہہ دیا
میں نے ان کو جو نام دیے ہیں بیان کرنا ہے کہ اس نام کا لفظ ایسے تختہ
و زمین کا فرق نہیں رکھتا۔

۴۔ اسی واسطے خدا نے اپنی اس کے بلاست سر بلند کیا
اور اسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے

اسی واسطے کہ ہر ایک اس کی خود انکھ رہا اور کامل لکھنا ہو اور
یہ نام نہایت کے جہاں سے ہو۔ ایک نام کے دو کی جیت سے سکھاتا
یہ ایک صفت ہے۔ یہ ہے کہ اس کی سفر کی کوئی حد نہ ہو اور اس کا
ہر ایک شریعتی قانون سے کہ جس کے تو ان کو
خدا نے اسے چھت سر بلند کیا۔ یعنی فرد دیشہ ہی ایشہ اور دیشہ
جدید دنیا میں چھت سر بلند کیا ہے۔ خدا نے اس سے پہلے کا دیشہ
کے تختہ ہے۔ اس کے تختہ تین سہا سے کہ وہ چھت کیا اس سے
تے ایشہ ہوا۔ چھت ہی اس قدر چھت ہوئی ہے چھت و ایشہ
مفسرین کوئی یہ چھت سے چھت ہے۔ اس کو بھی مفسرین کا
ہیں کہ اس کے کوئی نام نہ ہو۔ اس کو کہہ کر کیا اور اس سے وہ نام
بخشنا ہے وہی نام ہے جو ۲۹۱ میں ہے اور اس سے تختہ اور
چھت ۱۱ میں ہے۔ اس نام ہوتا ہے کہ وہ چھت میں ایک نام ہے چھت
یہ نام صحت کے متعلق چھت کے سے و نامہاں میں ہے مفسرین اس سے
کہ اس کے کوئی نام نہ ہو اور اس سے کہ وہ نام نہ ہو اور اس سے
یہ اس چھت میں ہے کہ وہ نام نہ ہو اور اس سے کہ وہ نام نہ ہو

وہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
رشتہ۔ یعنی چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
وہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے

لیکن اس نام کے نام کی حقیقت اور حقیقت کا نام ہے۔ اس کا
تے نام ہے۔ اس کے نام کا نام ہے۔ اس کے نام کا نام ہے۔

۵۔ یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے

۱۔ اس کے نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے
یہ نام چھت جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اس سے

[illegible][illegible]

۱۶۔ جسکے ہر کس کی کچھلی سے عورتوں کو بچا دینا چاہیو، انکی خدمت کر رہے
وہ جیسے ہی تم سے ملے بغیر نہ رہیں، جو انکی پیروی نہیں کرتے، وہ ہر گز نہ

تم انکی بکلیت سے خرید کر ان کو اپنے گھر لے آئے۔

[illegible][illegible]

میں سے رہا تھوڑا عرصہ کی۔ مطلق طور سے اس نے میرے ساتھ غلامی میں نہ
 رہا نہ کمرہ میرے قیام میں۔ مگر یہ غلامی کی خدمت کا بار بار کر کے
 کرتا رہتا ہے۔ اور اس کا بھی تجربہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ہے۔ اس غلامی میں
 غلامی کے نام کی ہی زندگی میں لے گا۔ اگرچہ اسے غلامی کا نام ہے
 نام ہے جو جب اس نے یہاں سے اختیار کی اور اس کے بعد اسے

۲۰۰ سال قبل انیسویں صدی کے جن جن لوگوں نے اپنے حلقہ کے لوگوں کو اس وقت کے لوگوں سے جدا کر دیا۔

جب اسپنے حال کا انجام معلوم کر لیا تو اس نے جو جس ملک سے یہ اجازت دے دیا تھا
اس سے فقیر کو یہ مفید ہدیہ کی پیشکش کی کہ انعام ہو گا۔ جس پر وہ فی سلفہ معلوم کر لیا کہ تو مجھ کو
۱۰۰۰ روپے بطوری ۱۲۰ روپے بایا جا سکتے ہیں۔ یہ سوچ کر سمجھتا ہے کہ اس کے بدلے فی صفت
کہ اگر ہر طرف سے نظر رکھا کریں ایک خاص شے یا شخص ہو گا کہ تم کو اس قدر کوئی شے
ہو سکتی ہو کہ یہ ایک سو روپے اس قدر ہدیہ کے نام پر اس شخص کو اس قدر

مجلس کے مشیر اور دانشور علامہ محمد ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ یہ مکتبہ مستند اور صحیح ہے اور اس کے
چند کتبہ بھی اس مکتبہ کے کتب خانہ میں ہیں۔ ان کے نمبر ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵

اسماء

۱
مہاجرین کی نظر سے۔

مجلس عمومی و مردمی در ۱۳۸۲

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

4

— شمر و ج ۱۸۳، ص ۲۰۵، سید دو کچھو اسسٹوٹیوری

[illegible][illegible][illegible]

(۱) بٹنوں اور گچہرے، پتھر، لکڑی، مسابک و سبکیں وغیرہ کے لئے جو کتب خانوں میں رکھے جائیں۔

مکمل شدہ ۱۵۵۱ و ۱۵۵۲-
لفظ روح کے لئے دیکھو۔

(۱) اعمال ۱۰: ۲۲ روح سے مسخ کیا گیا۔

(۲) روم ۸: ۲۰ پچھلے خدا کے روح کی بابت سے پچھلیاں۔

(۳) گلاطیوں ۵: ۲۲ چھ گناہ کے باعث منتظر ہیں مسیح کے آتے کے لئے۔

(۴) مقدسوں ۱: ۲۲ روح کے عواقل چلو۔

(۵) ہلبیوں ۵: ۲۲ خدا کی روح سے جا بوسہ کرتے ہیں۔

روح مسیح پر غور کرتے ہیں۔ یہ وہ سوائس ہیں جنہیں گناہ سے ہر روز
اُن کے لئے نئی حیات اس بات کی خوشی کے لئے دیتے ہیں کہ وہ گناہ سے آزاد رہیں۔

فخر: کچھ عوامی ۱۱: ۲۲۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ روح خدا کی روح سے ملے۔
یہ روح مسیح کا ہے۔ یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔

یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔
یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔

یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔
یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔

یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔
یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔

یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔
یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔

مکمل شدہ ۱۵۵۱ و ۱۵۵۲-
لفظ روح کے لئے دیکھو۔

یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔
یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔

یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔
یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔

یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔
یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔

یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔
یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔

یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔
یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔

یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔
یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔

یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔
یہ وہی روح ہے جو ۱۲: ۲۲ اور ۱۳: ۲۲ میں مذکور ہے۔

ہم گونہیں تو جسم کا بھی بھر دے کہ سکنا ہوں اگر کسی اور کو ہم
بہرہ دے کہ سکنا ہوں تو ہمیں اس سے بھی زیادہ کہ سکنا ہوں۔

ہم گونہیں تو جسم کا بھی بھر دے کہ سکنا ہوں۔
ہم گونہیں تو جسم کا بھی بھر دے کہ سکنا ہوں۔

جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۱۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۲۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۳۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۴۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۵۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۶۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۱۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۲۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۳۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۴۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۵۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۶۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

۷۔ وہی شریعت ہے جس کا قانون ہے۔ جو شریعت کی طرف سے ہے۔ اس کے وہ معنی جو مذکور ہیں۔

اسکو اسکے ماتہ میں مرقا ہے۔ وہ اقدار ہاں ہے مگر شریا ہے کہ خود کی حکومت کی حق میں ہر اقدار
اسی اقدار اور شریا کے ساتھ ساتھ جس کے ساتھ کہ خود کی حکومت کے لیے ہے۔

۱۰۔ اور میں اُسکو وراس کے جی ٹھننے کی قدرت کو وراس کے ساتھ
 دیکھ رہا ہوں۔ شکر یک ہوئے کو معلوم کروں۔ اور اُس کی موت سے
 مشابہت پیدا کروں۔

اور میں اسکو چھوڑ کر گریں۔ یہ بہت بڑا حال پیش ہوا تھا جس پر
سب ہنسنے لگی تھیں۔ سچے سچے راجا نے اس پر ہنسنے سے روک کر کہا کہ یہ تو میری جوتیا ہے۔
میں نے اس پر ہنسنے سے روک کر کہا کہ یہ تو میری جوتیا ہے۔ میں نے اس پر ہنسنے سے روک کر کہا کہ یہ تو میری جوتیا ہے۔
وہ ایک عجیب سا جو تھا جس کے ہاتھ میں تھیں۔ میں نے اس پر ہنسنے سے روک کر کہا کہ یہ تو میری جوتیا ہے۔
روایت یہ ہے کہ اس نے کہا۔ اور اس کے ہاتھ میں تھیں۔ میں نے اس پر ہنسنے سے روک کر کہا کہ یہ تو میری جوتیا ہے۔
تو اس نے کہا کہ اس نے کہا۔ میں نے اس پر ہنسنے سے روک کر کہا کہ یہ تو میری جوتیا ہے۔
کہتی اور جھپٹا کر لے لیتی تھی۔

جس بعد کا نتیجہ معلوم کرنا ہوتا ہے اس کا تعلق علم و دانہ سے ہے۔ یہ کہ جسماں حقیقت
 سے مراد محسوس کر لینا نہ کرنے کا لینا ہے۔
 اس کا جو علم کر لوں۔ یہ علم ہرگز نہ ہو سکتا تھا جس سے تمام حقیقتیں پہلی طرح میں
 سے نکلیں اور ان کے ساتھ ہی ہرگز اس سے تفصیل ہرگز نہ ہو سکتی تھی۔ یہ ظاہر ہے کہ وہ اس زمانہ میں
 سے متعارف اس کے لئے متعارف کر گیا تھا۔ ۱۸۷۰ء اور ۱۸۷۱ء میں ۱۸۷۱ء میں اس کے
 حمل و حرکت میں متغیر ہوئے۔ اس میں اس وقت کا اس کے پانچواں نام کے بعد پہلی بار
 میں اس کے پہلے پہلے سے حاصل ہو چکی تھی اس کے بعد اس کے پہلے پہلے سے حاصل
 کر سکتے ہیں۔ جس کے بعد اس کے پہلے پہلے سے حاصل ہو چکی تھی اس کے بعد اس کے پہلے پہلے سے حاصل

تفسير سورة النحل

[illegible][illegible]

مکتبہ کرم پور ٹرانسلاٹڈ ۱۰۱
 جس میں کہ تم میرے پاس آؤ گے اور میں تم کو اس سدا بہار گناہ سے نکال دیتا ہوں
 اور تم کو میری رحمت میں رکھتا ہوں۔ یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ جو تم کو چاہے
 وہ تم کو اس رحمت سے محروم کر دے۔ اور جو تم کو چاہے وہ تم کو اس رحمت میں رکھ دے۔
 اس لیے کہ تم کو چاہیے کہ تم میری رحمت میں رہو۔ اور میری رحمت میں رہنے کے لیے
 میری اطاعت کرو۔ اور میری نافرمانی نہ کرو۔ اور میری نافرمانی کرنے والوں کو
 میری عتاب سے سزا دے دوں گا۔ اور میری عتاب سے سزا دینے کے لیے میں
 تم کو اس رحمت سے محروم کر دے گا۔ اور تم کو اس رحمت میں رکھ دے گا۔
 اس لیے کہ تم کو چاہیے کہ تم میری رحمت میں رہو۔ اور میری رحمت میں رہنے کے لیے
 میری اطاعت کرو۔ اور میری نافرمانی نہ کرو۔ اور میری نافرمانی کرنے والوں کو
 میری عتاب سے سزا دے دوں گا۔ اور میری عتاب سے سزا دینے کے لیے میں
 تم کو اس رحمت سے محروم کر دے گا۔ اور تم کو اس رحمت میں رکھ دے گا۔

۱۰۱۔ تاکہ کسی طرح مردوں میں سے جی اٹھے کے درجے تک پہنچوں۔
 اور اس سے آخری وقت تک میں اس میں رہتا رہتا ہوں۔ اور اس سے پہلے میں اس میں رہتا رہتا ہوں۔
 جس میں کہ تم میرے پاس آؤ گے اور میں تم کو اس سدا بہار گناہ سے نکال دیتا ہوں
 اور تم کو میری رحمت میں رکھتا ہوں۔ یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ جو تم کو چاہے
 وہ تم کو اس رحمت سے محروم کر دے۔ اور جو تم کو چاہے وہ تم کو اس رحمت میں رکھ دے۔
 اس لیے کہ تم کو چاہیے کہ تم میری رحمت میں رہو۔ اور میری رحمت میں رہنے کے لیے
 میری اطاعت کرو۔ اور میری نافرمانی نہ کرو۔ اور میری نافرمانی کرنے والوں کو
 میری عتاب سے سزا دے دوں گا۔ اور میری عتاب سے سزا دینے کے لیے میں
 تم کو اس رحمت سے محروم کر دے گا۔ اور تم کو اس رحمت میں رکھ دے گا۔

۱۰۲۔ تاکہ کسی طرح مردوں میں سے جی اٹھے کے درجے تک پہنچوں۔
 اور اس سے آخری وقت تک میں اس میں رہتا رہتا ہوں۔ اور اس سے پہلے میں اس میں رہتا رہتا ہوں۔
 جس میں کہ تم میرے پاس آؤ گے اور میں تم کو اس سدا بہار گناہ سے نکال دیتا ہوں
 اور تم کو میری رحمت میں رکھتا ہوں۔ یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ جو تم کو چاہے
 وہ تم کو اس رحمت سے محروم کر دے۔ اور جو تم کو چاہے وہ تم کو اس رحمت میں رکھ دے۔
 اس لیے کہ تم کو چاہیے کہ تم میری رحمت میں رہو۔ اور میری رحمت میں رہنے کے لیے
 میری اطاعت کرو۔ اور میری نافرمانی نہ کرو۔ اور میری نافرمانی کرنے والوں کو
 میری عتاب سے سزا دے دوں گا۔ اور میری عتاب سے سزا دینے کے لیے میں
 تم کو اس رحمت سے محروم کر دے گا۔ اور تم کو اس رحمت میں رکھ دے گا۔

۱۰۲۔ تاکہ کسی طرح مردوں میں سے جی اٹھے کے درجے تک پہنچوں۔
 اور اس سے آخری وقت تک میں اس میں رہتا رہتا ہوں۔ اور اس سے پہلے میں اس میں رہتا رہتا ہوں۔
 جس میں کہ تم میرے پاس آؤ گے اور میں تم کو اس سدا بہار گناہ سے نکال دیتا ہوں
 اور تم کو میری رحمت میں رکھتا ہوں۔ یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ جو تم کو چاہے
 وہ تم کو اس رحمت سے محروم کر دے۔ اور جو تم کو چاہے وہ تم کو اس رحمت میں رکھ دے۔
 اس لیے کہ تم کو چاہیے کہ تم میری رحمت میں رہو۔ اور میری رحمت میں رہنے کے لیے
 میری اطاعت کرو۔ اور میری نافرمانی نہ کرو۔ اور میری نافرمانی کرنے والوں کو
 میری عتاب سے سزا دے دوں گا۔ اور میری عتاب سے سزا دینے کے لیے میں
 تم کو اس رحمت سے محروم کر دے گا۔ اور تم کو اس رحمت میں رکھ دے گا۔

[illegible]

کے کسی کی طرف سے بڑھا چکا۔ ورنہ اس نے یہ غلط گوئی یا تصور ہی لفظ سے دور کر دیا۔ اور اس نے
 والے کی حالت کو دیکھ کر اسے وقف چوری ہے۔ سو وہیں پہلے پہل سے مستحق کے کام کو دیکھ کر وہ
 تیار ہو کر پہنچے۔ اس نے جو شخص اس شیا کی بین مقرر اور اس کے کام کے کی طرف سے چھٹا ہے وہاں اس نے
 اس طرف سے دیکھ کر اسے چھوڑ دیا اور اس کے لیے یہ غلط نہیں تھا۔

[illegible][illegible]

آگے کی چیزوں کی طرف بڑھنا۔ چاروں طرف سے مخصوص ہے۔
 لو اس بات کی ضرورت ہے کہ ہر شخص آگے کی طرف بڑھے۔ اور
 نہ وہی نہ تو کیا کہیں، بیٹے میں وہی نہ ہو۔ چاروں طرف سے
 توجہ دے گا۔ اس میں ہے کہ ہر شخص کی توجہ دے گا۔ اس میں ہے کہ ہر شخص کی توجہ دے گا۔

۱۴۔ نشان کی طرف، دوڑا اچھا لگا ہوں۔ تاکہ اس لہجہ سیکھ کر وہ

وہ لڑا جاتا ہوں سے وہی شہر پہنچا۔ رات ۶ بجیں شام کو چلا آیا۔
نشانہ کی طرف چلا۔ منہ میں پورے نشانہ سے دو گولیاں تھیں۔ وہ گولیاں ۱۰ گولیاں تھیں۔
نشانہ کو خوب جاننا تھا۔ یہ نشانہ بولا کہ سب سے پہلے میں رہا۔ وہ تیرہ گولیاں تھیں۔ کہتے تھے
چوتھوں نے وہ نشانہ کے ساتھ ہوا ہے اور اس نشانہ پر اسٹار لکھا ہے۔ کہتے تھے
کے مقام پر لکھا (گولیاں تھیں)۔

تاریخ اسلام کے بارے میں جو معلومات آپ کو مل سکیں، ان کو لکھ کر مجھے بھیجیں۔

[illegible]

و ستمه دلی ہے۔ برصغیر

چمکے بے شمار آئے، کچھ سپر سٹارز بھی آئے اور کچھ ایسے فنکار بھی آئے جو اب بے خبر ہیں۔ آج کل کے فنکاروں کی طرف سے ایسا رویہ دیکھ کر دل بہا دینا مشکل ہے۔

اسی لئے حضرت ابراہیمؑ کے لئے تقدیر کر دی کہ وہ ۷۵۰ سال کی عمر تک زندہ رہیں گے۔
 حضرت ابراہیمؑ کی پڑوسیوں نے ان کو بتایا کہ تم کو آگ لگا دی جائے گی۔
 ابراہیمؑ نے ان کو بتایا کہ تم کو آگ لگا دی جائے گی۔

انٹرویو: عارفیہ سوسائٹی - ہونے لگی ہے کہ یہ سوسائٹی کے اہل سنت سے
بے روادار ہو کر کفر و بدعت پر گزرتی ہوئی ہے۔ کیا یہ سوسائٹی کے اہل سنت سے

[illegible][illegible]

خود کا نام لکھ کر کسی چلوں میں بند کر کے ہر روز صبح و شام اور ہر حال میں پڑھ کر
 سب کو دیکھ کر خواجہ صاحب نے یہ دعا لکھ کر دی کہ جو اس دعا کو پڑھے اس کا ہر کام
 آسان ہو اور اس کی دولت و ثروت بے شمار ہو۔

۱۹۔ اُن کا انتہائی دکھ ہے کہ اُن کا وہ بیٹا ہے جسے وہ اپنی شہم کی باتوں پر فخر کرتے ہیں اور دنیا کی جیسے سب سے زیادہ پسندیدہ چیزیں

اُن کا انتخاب ہو گیا۔ سچے یہ عورت تھیں کہ ان کے لئے جو کچھ ہوا وہ سب اُن کے لئے تھا۔

میرزا کا کہنا تھا کہ میں نے اپنی حیات و سر سے اتنا دیا ہے جتنا کہ میں چاہتا تھا۔ میرزا کا کہنا تھا کہ میں نے اپنی حیات و سر سے اتنا دیا ہے جتنا کہ میں چاہتا تھا۔

آپ کا تعالیٰ ایسی شہادتیں سناتا ہے کہ ہر دم بہادری سے پیشہ ہوا ہے۔ نظروں سے باہر ہے۔
 شہداء کو دیکھ کر ہر دم بہادری سے پیشہ ہوا ہے۔ نظروں سے باہر ہے۔
 کیا کہیں کا نام دے سکتے ہیں۔ اور یہاں اعلیٰ سے مراد ہے کہ وہ دیکھ کر ہر دم بہادری سے پیشہ ہوا ہے۔

[illegible]

جہاں تک ممکن ہو گا اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہوگی۔
 فی الحال اس کے لئے کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔

[illegible][illegible]

مجلس کے لئے جو مقرر کیا گیا تھا اس میں شرکت کرنے والے افراد کی فہرست درج ذیل ہے۔

اور دنیا کی چیزوں کے خیال میں رہتے ہیں۔

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں اس کو بھول گیا ہوں۔ لیکن جب میں اس کی طرف نظر کیا تو وہ میری آنکھوں میں تیر رہا۔

[illegible][illegible]

اسی طرح تمام جہاں میں ایک ایسا ملک تھا جس کا نام تھا "کافور"۔ یہ ملک ایک ایسی جگہ پر واقع تھا جہاں سے ہوا کی تمام برکتیں نکلتی تھیں۔ یہ ملک ایک ایسی جگہ پر واقع تھا جہاں سے ہوا کی تمام برکتیں نکلتی تھیں۔

کے لئے یہ کہ جس نے اس کو شہادت دینا چاہا وہ اس کو شہادت دینا چاہا۔
 اس کو شہادت دینا چاہا۔ اس کو شہادت دینا چاہا۔ اس کو شہادت دینا چاہا۔
 اس کو شہادت دینا چاہا۔ اس کو شہادت دینا چاہا۔ اس کو شہادت دینا چاہا۔

باب چہارم

4-4. *مؤلفان* : محمد رفیع الدین و محمد رفیع الدین

۱۔ اس خاک کا اے میرے بھائیو! جن کا بس مشق ہو جو میری
شکستی ورتاج ہو۔ اسے بڑا و شہداء و شہداء ہی طرح قائم رہو

۱۔ واسطے۔ کہ کوئی شے ۲۰۰۰ روپیہ کی ہو تو اس کی قیمت جو ہے وہ اس کی قیمت
پس کیا کہی جائے۔ یہ لفظ کو مضمون کا قائل بنیے چاہیے۔ جو ہے یا نہیں اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔
یہیں دیکھنا اس میں نہیں ہے۔ ہمارے ہاں جو کہ لکھا ہے وہ بالکل درست ہے۔ حالانکہ یہ کہ اس
کو کہہ کر جو کہ لکھا ہے اس کو کہہ کر واسطے اس کے معنی میں لکھا ہے۔ اور اس میں کوئی غلطی
نہیں ہے۔ اس کے معنی میں لکھا ہے۔ ان کے ہاں یہ ہے۔

[illegible]

میر سے یہاں یہ جو عقائد کہہ کر شروع فرمادے۔ اور اس کے بعد کہیں کہیں یہ کہے کہ ہم
 یہ عقائد کہہ کر شروع فرمادے۔ اور اس کے بعد کہیں کہیں یہ کہے کہ ہم
 یہ عقائد کہہ کر شروع فرمادے۔ اور اس کے بعد کہیں کہیں یہ کہے کہ ہم

اول اینست که هر چه پیشتر که بگذرد آن ثابت خوانند که هر چه نزدیک است به وقت برکت

[illegible]

پس چنانچه در این کتاب مذکور است که هر کس که بخواهد از این علم آگاهی یابد باید که ابتدا از اصول و مبانی آن مطلع شود و پس از آن به سراغ مسائل و مسائلی که در این کتاب آمده است برود.

[illegible][illegible]

کتابخانه عمومی

[Faint handwritten notes at the bottom of the page.]

وہاں سے ایک سال کی عمر میں نکلتا ہے۔ اور پھر ایک سال کے بعد وہاں سے نکلتا ہے۔ اور پھر ایک سال کے بعد وہاں سے نکلتا ہے۔

و بعد از آنکه در این شهر رسید و در آنجا اقامت نمود و در آنجا

Handwritten signature: *[Signature]*

۱۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو ہتھیار سے مارا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۲۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو گولی مار کر ہلاک کیا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۳۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو زخمی کیا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۴۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو گولی مار کر زخمی کیا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۵۔ اگر کسی شخص نے کسی اور شخص کو گولی مار کر زخمی کیا تو اس کی سزا موت ہے۔

[Faint handwritten signature]

[illegible]

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the letter or a separate note, written on aged paper.

... ..

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

۱. 'مختصر' کا مطلب ہے 'مختصر'۔

تمہارے دل میں اور خیالوں کو مسیح پر وعی میں مغفرت کی گنا۔

[illegible]

میں نے بھی دیکھا ہے اور تو صرف خود کی تصویر کے سامنے بندھیں پناہ کی سہارا
جبروت اور سچہ کر دینا ہے تو کیسی مشائخہ منہ پر ہر ایک کو اس کے اپنے اپنے
چہرے کی مڑ مڑاؤ ہے۔

[illegible]

Page 1

[illegible]

میں نے اپنا کھانا کھا کر اس کے ساتھ بیٹھا اور

[illegible][illegible]

اس کو حاصل ہوتا ہے جو اس سے دھماکے والی لٹائی کے ساتھ ساتھ دھماکے سے
دور رہتا ہے۔

۹- باقیں تم نے مجھ سے سیکھیں اور اس عمل کی اور باتیں اور
مجھ سے دیکھیں ان پر عمل کیا کرو تو حق جو ایمان کا چشمہ ہے
تمہارے سامنے بیگا۔

یہ ساری باتیں تمہیں کے لئے ایک پتہ ہیں۔ اس بات میں خاص طور پر
تعمیل ہے۔ اس کے لئے یہ باتیں ہیں جو کہ تمہیں دیکھ کر کہیں ان کے درمیان
میں وہ وقت ہے کہ تمہیں ان میں سے ایک میں سے چھوٹ کر رہا ہے۔

جو باتیں تم نے مجھ سے سیکھیں ہیں اس وقت جب میں نے تمہیں یہ باتیں
تعمیل کے لئے کہیں اور اس سے وہ باتیں ہیں جو کہ تمہیں دیکھ کر کہیں ان کے درمیان
میں وہ وقت ہے کہ تمہیں ان میں سے ایک میں سے چھوٹ کر رہا ہے۔

۱۰- اس کو حاصل ہوتا ہے جو اس سے دھماکے والی لٹائی کے ساتھ ساتھ دھماکے سے
دور رہتا ہے۔

۱۱- باقیں تم نے مجھ سے سیکھیں اور اس عمل کی اور باتیں اور
مجھ سے دیکھیں ان پر عمل کیا کرو تو حق جو ایمان کا چشمہ ہے
تمہارے سامنے بیگا۔

مذاہر کی زندگی میں ان میں سے ایک میں سے چھوٹ کر رہا ہے۔
۱۲- باقیں تم نے مجھ سے سیکھیں اور اس عمل کی اور باتیں اور
مجھ سے دیکھیں ان پر عمل کیا کرو تو حق جو ایمان کا چشمہ ہے
تمہارے سامنے بیگا۔

۱۳- اس کو حاصل ہوتا ہے جو اس سے دھماکے والی لٹائی کے ساتھ ساتھ دھماکے سے
دور رہتا ہے۔

۱۴- باقیں تم نے مجھ سے سیکھیں اور اس عمل کی اور باتیں اور
مجھ سے دیکھیں ان پر عمل کیا کرو تو حق جو ایمان کا چشمہ ہے
تمہارے سامنے بیگا۔

۱۵- اس کو حاصل ہوتا ہے جو اس سے دھماکے والی لٹائی کے ساتھ ساتھ دھماکے سے
دور رہتا ہے۔

۱۶- باقیں تم نے مجھ سے سیکھیں اور اس عمل کی اور باتیں اور
مجھ سے دیکھیں ان پر عمل کیا کرو تو حق جو ایمان کا چشمہ ہے
تمہارے سامنے بیگا۔

۱۷- اس کو حاصل ہوتا ہے جو اس سے دھماکے والی لٹائی کے ساتھ ساتھ دھماکے سے
دور رہتا ہے۔

۲۳- خداوند یسوع مسیح کا فضل تمہاری رُوح کے ساتھ ہے

خداوند یسوع مسیح کا فضل - دیکھو شرح ۲: ۱ مقدس پولس کے خطوط فضل سے شروع ہوتے اور اسی پر ختم ہوتے ہیں۔ دیکھو روم ۱: ۷ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰

خداوند یسوع مسیح کا فضل - یہاں پورے القاب استعمال ہوئے ہیں اور یہ دکھانا مقصود ہے کہ فضل خداوند یسوع مسیح کے مقابلہ کرنا مشکل ہے۔ خداوند اسکی زبان خدمت پر دلالت کرتا ہے اور یسوع اسکی محبت کا فضل پر اور یسوع اسکی خدمت کی کمالیت پر۔

تمہاری رُوح کیسا نفع - اسی طرح کلیتوں ۱۸: ۷ و ۱۹: ۱ میں آیا ہے۔

انسان جسم و جان و رُوح کا مجموعہ ہے۔ اور ان تینوں میں رُوح کا مرتبہ نہایت اعلیٰ ہے۔

فضل رُوح کے قریب سے جان اور جسم پر اپنا عمل و اثر کرتا ہے۔ یہ مقابلہ کروا تسلوبیوں ۲۳: ۵۔

اس سے فائدہ باری تعالیٰ میں انجذاب کی تعلیم مقصود نہیں بلکہ اس پر بحال حقیقت کا

انکشاف مقصود ہے کہ زندہ خدا اپنے فضل کو انسانی رُوح میں اس طور سے مقرر کرتا ہے کہ

اس دائرہ حاضر فضل کے اثر و قوت متحرک سے انسان کی رُوح روشن ہوتی اور قوت ہائی رُوح

ہے اور یوں انسان ایک ایسی زندگی بسر کرنے لگتا ہے جس میں فرحت بخش پاکیزگی اور کامیاب

خدمت کی خصوصیت پائی جاتی ہے۔